(گزشتہ سے پیوستہ)

خُدا کام کرتا ہے جب لوگ دعا مانگتے ہیں

God Works When Men Pray

اگر دو اشخاص کسی بات پر متفق ہوں تو ان کے لئے ہو جائے گا

(متی 19:18)

ڈاکٹر تھامس جب فلدیفیہ میں آرچ اسٹریٹ چرچ کے خادم تھے تو انکی بائبل سٹڈی میٹنگ میں تین سرگرم نوجوانوں کی شمولیت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ دعا گو جنگجو تھے انہوں نے اپنے گناہوں کا کھلے دل سے اقرار کیا اور خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن بنایا پھر یکے بعد دیگر ہر چرچ کے دوسرے لوگ بھی انکے دعائیہ گروپ میں آنے لگے۔ اسکے بعد جلد ہی آسمانی آگ کا شعلہ پوری کلیسیا پر نازل ہوا اور ایک طاقتو بیداری اس کلیسیا میں آئی جوان کے شہر میں پھیل گئی جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سولہویں صدی میں آئرلینڈ میں بہت بڑی بیدری ہوئی۔ باغی سرداروں کو شکست ہو چکی تھی اور ان کا ملک شاہی برطانیہ کے قبضے میں آچکا تھا۔ نوآبادیاں قائم ہو چکی تھیں اور ان پر جنگلی ارواح کا راج تھا اور حقیقی پاکیزگی کا فقدان تھا۔ سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ کے مسیحی خادم اس لاقانونیت والے ملک میں آباد ہو گئے۔ ان میں سے ایک کا نام بلیئر تھا جس نے تن تنہا اور دوسروں کے ساتھ کئی دن رات دعا میں گزارے اور خدا کے ساتھ بڑی گہری رفاقت حاصل کی۔ دوسرے خادم جیمس تھا وہ بھی دعا کے معاملہ میں بلیئر جیسا تھا۔ بیداری کا کام مسٹر جیمس گلینیڈنگ کی کوشش سے شروع ہوا۔

اس زمانے کا تاریخ نویس لکھتا ہے، ''وہ ایسا آدمی تھا جسے دانا کارکنوں کی اسمبلی کبھی منتخب نہیں کیا گیا اور نہ ہی اسے اس ملک سے بُرایاں دُور کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ تاہم خدا کا قابل تعریف کام اس کے ساتھ شروع کرنے کا انتخاب خداوند کا تھا کہ سب دیکھ سکیں کہ اس بے دین ملک کو مقدس قوم بنانے میں صرف خداوند کا جلال کیسا ہے۔ ''نہ تو زور سے اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے رب الافواج فرماتا ہے۔'' (زکریا 6:4)

اس کی منادی سے لوگوں کا ضمیر جھنجوڑا گیا۔ جب انہوں نے اپنی زندگیوں پر غور کیا تو آپ کو کھویا ہوا پایا اور چلا اٹھے ''اے بھائیوں ہم کیا کریں کہ بچ جائیں؟'' وہ خدا کے کلام کی قوت سے غش کھا گئے ایک دن میں ایک درجن مردہ حالت میں کمرے سے باہر لے جائے گئے۔ یہ پڑوسی نمک کی کچھ بہت دلیر روحیں تھیں، ''ان میں سے کچھ شہر کی ساری مارکیٹ کو اپنی تلواروں سے دنگا فساد میں مبتلا ہونے سے خوف زدہ نہیں تھے۔'' پاک روح کا یہ کام پڑوسی اضلاع تک پھیل گیا۔ مذہبی دلچسپی اس قدر بڑھ گئی

کہ مسیحی لوگ تیس یا چالیس میل دور سے عشائے ربانی میں شرکت کیلئے آنے لگے اور اس وقت سے مسلسل آتے گئے۔ وہ تھکاوٹ اور نیند محسوس کئے بغیر واپس لوٹ گئے ان میں سے بہتوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ پھر بھی ان میں سے کئیوں نے اعتراف کیا کہ وہ تروتازہ اور قوت سے بھرپور چلے گئے۔ ان کی روحیں خدا کی حضوری سے معمور ہوگئی تھی۔

ضحیف شفاعت کرنے والے

انگلینڈ، سکاٹ لینڈ اور ائرلینڈ میں مسٹر موڈی کے شاندار کام کا آغاز ضحیف شفاعت کرنے والے مقدسین کی دعاؤں سے ہوا۔ اس کی کلیسیا کی روحانی ضرورت اس کے دل پر بوجھ تھا۔ امریکہ میں موڈی کے اخبار جو بنام بیداری ہے میں میں نے اس کے روحوں کے بوجھ کے بارے میں پڑھا کہ اس نے خدا سے بے حد دعا میں اصرار کیا کہ وہ اسے اسکے لندن والے گرجا گھریں بھیجے۔ ایک اتوار کی صبح اس کی بہن عبادت سے لوٹی اور بیمار بہن کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا، ''اپ کے خیال میں آج صبح ہمارے چرچ میں کسی نے وعظ دیا؟ یہ ڈی۔ ایل موڈی تھی! بیمار بہن نے محسوس کیا کہ خدا اس کی دعاؤں کا جواب دے رہا تھا اس نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور دعا میں بیٹھ گئی اور خدا سے درخواست کی کہ وہ ان کی کلیسیا میں بیداری لانے میں موڈی کو استعمال کرے صبح کی عبادت کے دوران جس انداز میں اس کا پیغام قبول کیا گیا اسے یقین تھا کہ شام کی عبات میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ لیکن شام کی عبادت میں ہی جیسے ہی اس نے وعظ شروع کیا اس نے محسوس کیا کہ روح القدس کی قوت اس کے ساتھ تھی۔ عبادت کے اختتام پر اس نے موقع دیا کہ جو یسوع کو قبول کرنے کے خواہشمند ہی کھڑے ہوجائیں جب اس نے ایسا کرنے کو کہا تو تقریباً تین ہزار لوگ کھڑے ہوگئے وہ اس پر بڑا حیران ہوگیا اور سمجھا کہ لوگ اسکی بات کو سمجھ نہیں پائے اس لئے اتنی بڑی تعداد میں کھڑے ہوگئے ہیں۔ اس نے انہیں بیٹھنے کی درخواست کی۔ اور دعوت کو پھر سے دہرایا۔ دوسری دفعہ بھی بہت زیادہ لوگ کھڑے ہوگئے۔ ضحیف شفاعت کرنے والے کی خدا تک رسائی ہوگئی اور اس کے بعد جہاں کہیں بھی موڈی نے پیغام دیا اس جگہ پر بیداری آئی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا وریوں بیداردی برطانیہ کے تمام جزائر میں پھیل گئی۔

وسطی مغرب میں ایک بیمار کی کہانی سُنائی جاتی ہے جو اردگرد کے شہروں اور برادریوں میں نئی زندگی کیلئے روزمرہ دُعا کیا کرتا تھا۔ وقت بہ وقت خدا کا بندہ موڈی اپنے روزنامچہ میں اپنی روزمرہ کی دعا میں یوں اندراج کیا کرتا تھا: آج میں فلاں (نام) کے لئے ایمان سے دعا مانگنے کے لائق ہوا اس کی وفات کے بعد اُن تیس جگہوں میں جہاں اس نے منادی کی تھی ہر میں بڑی زبردست بیداری آئی۔ اسی

لئے اس نے اپنی ڈائری میں یہ لکھا: ایمان سے کی جانے والی دعا خدا کے گودام کے دروازے کھول دیتی ہے۔

اصولیت (میتھوڈزم Methodism میتھوڈسٹ فرقہ کی تعلیم) میتھوڈزم کے آغاز میں شہر بنام فلے (Filey) میں یکے بعد دیگرے مناد بھیجے گئے یہ شہر شیطان کا قلعہ تھا۔ کئی منادوں کی ناکامی کے بعد اس جگہ ناامید ہوکر چھوڑ دیا گیا۔

جان آکسٹوبی (John Oxtoby) نے فلے شہر کی امید شکن ضرورت سن کر میتھوڈسٹ کانفرنس کو کامیابی کی امید دلاتے ہوئے اسے وہاں بھیجنے کو کہا۔ کانفرنس کی رضامندی حاصل کرتے ہوئے اس نے اپنا سفر شروع کر دیا۔ جیسے ہی وہ شہر اس کی نظر کے سامنے آیا تو اس کے جذبات اس قدر حدید ہوگئے کہ وہ جھاڑیوں کی باڑ میں گھٹنوں کے بل پڑا اور وہاں کی روحوں کیلئے کشتی لڑتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ وہ گھنٹوں التجا کرتا رہا۔ دعا میں کشمکش لمبی اور وزنی تھی لیکن آکسٹوبی نے جدوجہد جاری رکھی جب تک کہ خدا نے اس کی روح کو معمور کر دیا اور وہ چلاّتے ہوئے اپنے گھٹنوں سے اٹھ کھڑا ہوا ''فلے فتح'' ہوگیا ہے! فلے فتح ہوگیا ہے! اور وہ اور اس شہر میں رہنے والی ہر ایک روح فتح ہوگئی تھی۔ خدا کی حضوری سے تازہ دم ہوکر اٹھ کر ایک جگہ پر گیا اور گلیوں میں گانا شروع کر دیا۔ خداوند کی طرف رجوع لاؤ اور نجات حاصل کرو۔ جب وہ ایسا کہہ رہا تھا تو ایک تو انا مچھیروں کا گروہ اس کے چوگرد جمع ہوگیا اور اس کے پیغام کو سننے لگا۔ ان میں سے بہتوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے توبہ کی۔

ہم دعا کے ذریعہ بیداری لاسکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہمارا خدا کے سامنے بیداری معرض وجد میں نہ آنے کے بارے میں کیا عذر ہوگا؟

مسٹر ڈبلیو۔ جی۔ بینڈٹ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں مجھے ایسے لگتا ہے کہ خدا کے انسان کو بچانے کے الٰہی منصوبے میں شفاعت کرنے کی خدمت بھی شامل ہے۔ اور میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ روحانی لوگ خدا کے جواب کا انتظار اور پورے طور پر شفاعت کرنے پر انحصار کرتے ہیں۔

جب ہمارے خداوند نے کلیسیا کی فعل پر نگاہ دوڑائی تو اسے مزدوروں کی کمی محسوس ہوئی جسے اس نے دعا مانگنے کے وسیلہ سے پوری کرنے کو کہا (لوقا 2:10) مسیح یسوع کی معلوبیت سے قبل آخری فتح کے موقعہ پر اسکے شاگرد اس سوچ اور خیال کے ساتھ اسکے چوگرد جمع تھے کہ اس کی کلیسیا کے مستقبل کا انحصار دعا اور پاک روح کے نزول پر ہے۔

پرگمن کی کلیسیاء کی حالت زیادہ بری ہے کیونکہ وہاں بُرائی کو مثبت انداز میں نظرانداز کیا جاتا ہے اور برے گروہ تشکیل دیے جاتے ہیں جو اُس قُدوس کے خلاف ہیں جس کی خدمت کا وعدہ انہوں نے کیا تھا۔ اسی لئے دوبارہ توبہ کرنے کے لئے للکارا جاتا ہے۔ آپ ذرا الفاظ پر غور کیجئے کہ، ''توبہ کر؛ ورنہ میں تیرے پاس جلد آکر ان کے ساتھ اپنے منہ کی تلوار سے لڑوں گا'' (مُکاشفہ 16:2)

جب تک تم توبہ نہ کروگے

Except Ye Repent

مُکاشفہ کی کتاب پر صحائف کا اختتام بہت خوبصورت انداز میں ہوتا ہے۔ یہ مُقدس صحیفہ موجودہ دور اور آنے والے دور کے متعلق بیان کرتے ہوئے اِنسان کے ساتھ خدا کا تمام معاملات کی وضاحت اور اچھائی اور برائی کے درمیان طویل جنگ کے ابدی خاتمے کو واضح کرتا ہے۔ یہ یسوع کی آمدِ ثانی سے قبل اور مقدسین کو آسمان پر بلائے جانے سے قبل نسلِ انسانی کے لئے خداوند کی طرف سے آخری کلام ہے۔ پھر دنیا کی سب حکومتیں خدا اور اسکے مسیح کی ہوجائیں گی۔ لیکن اس کتاب میں ایک اہم ترین اور فوری عمل کرنے والا مضمون دیا گیا ہے اور وہ مضمون توبہ ہے۔ آپ جب اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں تو سات کلیسیاؤں کو لکھے گئے خطوط میں ہی سات بار توبہ کرنے کا بلاوا دیا گیا ہے اور چار بار ایسے لوگوں کو للکارا گیا ہے جو توبہ نہیں کررہے کہ خُدا اُن کی عدالت کرے گا۔

جو خادم اور لوگ مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کررہے ہیں وہ بڑی شدومد سے دنیا کے موجودہ حالات اور آنے والے مستقبل کے متعلق جاننے کی کوشش کررہے ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ سات کلیساؤں کی پیغام میں نہ صرف اس وقت کو کلیسیاؤں کو پیغام ہے بلکہ اُس میں آنے والے ہر دور کے لئے ایک نبوتی پیغام بھی موجود ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق نہیں کہ یہ رسولوں کے دور سے کلیسیاء کے اٹھائے جانے تک کے دور کا اِحاطہ کرتے ہیں۔

لیکن ایک بات تو واضح ہے کہ خداوند نے ان خطوط میں ہر دور کی کلیسیاء کی روحانی حالت کے بارے میں بیان دے دیا ہے تاکہ ہم اپنی حالت کو جان سکیں اور اس کی درستگی کے بارے میں فکرمند ہوں! آیئے اس کو ایک اور پہلو سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں، ہمیں اِفسس کی کلیسیاء ایک راسخ الایمان کلیسیاء کے طور پر نظر آتی ہے مگر وہ اپنی پہلی سی محبت خداوند کے ساتھ چھوڑ بیٹھی ہے۔ سمرنہ ایک دکھ سہنے والی کلیسیاء ہے جو مسیح کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے اذیت اور غربت کو برداشت کرتی ہے۔ پرگُمن کی کلیسیاء دنیاوی تھی مگر تعلیمات میں پختہ ہونے کے باوجود اُن باتوں کو نظرانداز کئے ہوئے تھی جو تعلیمات کے منافی تھیں۔ تھواتیرہ کی کلیسیا میں تو ہم پرستی اور شدید جنسی بے راہ روی پائی جاتی تھی مگر ان میں تھوڑے سے ایسے بھی تھے جو ایسی صورتحال پر غم کھاتے اور کُڑھتے بھی تھے۔ مگر اس کا حل نہیں کر پارہے تھے۔ سردیس ایک سرد اور عمومی کلیسیاء تھی جس میں روحانی زندگی کے بہت تھوڑے شواہد موجود تھے پھر بھی چند ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے اپنی پوشاکیں آلودہ نہیں کی تھیں۔ فِلدِلفیہ کی کلیسیا بائبل کی تعلیم کے مطابق چلنے والی اور خداوند کی سچائی اور اختیار کو ماننے والی کلیسیاء تھی مگر اس میں ایک دروازہ غلط بھی کھلا ہوا تھا جہاں خداوند کی گواہی اور وفاداری سچائی کے ساتھ پیش

کرنے کی ضرورت تھی۔ لودیکیہ کی کلیسیاء آزاد خیال اور بے پرواہ کلیسیاء تھی جو کلامِ خُدا کی ابدی سچائیوں کے ساتھ بھی بے پرواہی سے پیش آ رہی تھی اور مسیح ان کی زندگی سے بالکل باہر تھا۔

اِن تمام کلیسیاؤں کو خداوند نے یوں پکارا، ''میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں'' (مُکاشفہ 2:2)۔ اس کی جانچنے والی آنکھیں سب کچھ پرکھ لیتی ہیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ان تمام خطوط میں تربیت ایک جیسی ہے۔ پہلے تو خداوند کلیسیاء کی حالت کے مطابق اپنا خصوصی تعارف کرواتا ہے۔ پھر اس کلیسیاء کی روحانی حالت کا کچا چٹھا کھول کر بیان کرتا ہے۔ تیسرے نمبر پر خاص آگاہی یا انتباہ تھا جو ضرورت کے عین مطابق تھا۔ چوتھے نمبر پر غالب آنے والے کے لئے وعدہ اور سننے اور متوجہ نہ ہونے والے کے لئے عدالت تھی۔ ان سات میں سے پانچ خطوط میں توبہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صرف سمرنہ اور فلدیفیہ کی کلیسیاؤں کو یہ حکم جاری نہیں کیا گیا۔ آیئے ہم ان پانچ کلیسیاؤں کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلی سی محبت چھوڑ دی

اِفسس کو پہلی سی محبت چھوڑ دینے پر سرزنش کی گئی ہے۔ یہ کلیسیاء مغرور تھی کہ بہت عُمدگی سے تعلیم کو جانتے ہوئے اس کی بنیادی باتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ان میں تعلیمی معیار کے بارے میں غیرت تو بہت تھی مگر رُوح کی مُحبت کا اِظہار نہیں تھا۔ یہ ایک زبردست غلطی تھی کہ تعلیم دُرست ہو چاہے محبت کی کمی ہو، یعنی عقیدے کی پختگی پر کوئی سمجھوتہ نہیں جو تھا اچھا، مگر مسیح جیسی محبت کا اظہار نہ ہونا اور برادرانہ اُلفت کی شدید کمی کو وہ تعلیم پورا نہیں کر پا رہی تھی اس لئے وہاں انتباہ کیا جاتا ہے کہ ''پس خیال کر کہ تو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر اور اگر تو توبہ نہ کرے گا تو میں تیرے پاس آ کر تیرے چراغ دان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔'' (مُکاشفہ 5:2)۔ یہ کسی ایک مسیحی کا مسئلہ نہیں جو اپنی جان کھو رہا ہے بلکہ اس کلیسیاء کا مسئلہ ہے جو کبھی دلیری سے اپنی گواہی پر قائم تھی مگر اب اپنی گواہی کھو رہی تھی۔ یعنی کلام کی سچائیوں پر صرف بھروسہ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ انجیل کی روشنی پھیلانے میں محبت بے حد ضروری ہے کیونکہ صرف سچائیاں بیان کر دینے سے لوگ نہیں سُنیں گے جب تک خُدا کی مُحبت رُوح القدس کے وسیلے لوگوں کے دلوں میں نہ اترے اور یہ ہمارے الفاظ کے وسیلے ہی خدا لوگوں کو منتقل کرے گا۔ اس کے لئے یہ مُحبت پہلے ہمارے لوگوں میں کثرت سے موجود ہونی چاہیے۔ اور جب ایسا نہ ہوا تو خداوند نے توبہ کرنے کے لئے للکارا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ''پہلے کی طرح کام کیا کر''۔ کیونکہ اُس وقت خُداوند ان کے لئے سب سے اہم تھا اور اس کی محبت ان کے نزدیک سب سے قیمتی چیز تھی۔ اور دُوسروں تک

اس کی محبت پہنچانے کے لئے خود تنگی اور پریشانی بھی برداشت کی۔ اِسی طرح ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن پر یہی بات صادق آتی ہے اور وہی انتباہ بھی ہے کہ جب تک رویہ تبدیل نہ ہوگا خداوند سے مُحبت دوبارہ بحال نہیں ہوگی اور اقرار کر کے توبہ نہیں کی جائے گی تو وہ ہمارے چراغدان کو ہماری جگہ سے ہٹا دے گا اور ہم اس کے لئے بے فائدہ رہ جائیں گے۔

گناہ کو نظر انداز کرنا

پرگُمن کی کلیسیاء کی حالت زیادہ بری ہے کیونکہ وہاں بُرائی کو مثبت انداز میں نظر انداز کیا جاتا ہے اور برے گروہ تشکیل دیے جاتے ہیں جو اُس قُدوس کے خلاف ہیں جس کی خدمت کا وعدہ انہوں نے کیا تھا۔ اسی لئے دوبارہ توبہ کرنے کے لئے للکارا جاتا ہے۔ آپ ذرا الفاظ پر غور کیجئے کہ، ''توبہ کر؛ ورنہ میں تیرے پاس جلد آ کر ان کے ساتھ اپنے منہ کی تلوار سے لڑوں گا'' (مُکاشفہ 16:2) دیکھئے کیسی خوفناک صورتحال ہے کہ توبہ کرو ورنہ میں آ کر تیرے ساتھ لڑوں گا اور اس میں بہت جلدی بھی شامل کی گئی ہے اس کا سامنا خدا کے لوگوں کو کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ اپنے چُنیدہ لوگوں میں کسی قسم کی ناراستی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے نجات حاصل کر کے گناہ میں زندگی گزارنا خدا کو ناپسندیدہ ہے۔ اُس کے منہ کی تلوار اُس کا کلام ہے۔ اور وہ ان سب کے خلاف ہے جو راستبازی کی وضع تو رکھتے ہیں پر زندگی گناہ میں گزارتے ہیں۔ کیا آج کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی پیغام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آج بھی کئی جگہوں پر کلیسیاء شیطان کے تخت پر آرام سے بیٹھی ہوئی ہے اور دُنیاوی معاملات میں بہت خوش ہے اور مسیح سے جُدا ہونے کی کوئی پرواہ بھی نہیں۔ قدیم زمانے میں بلعام نے بلق کو مشورہ دیا کہ اگر مُوابیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان رفاقت کروادی جائے تو پھر اُن کا خُدا اُن کی اِس حرکت پر انہیں خوب سزا دے گا۔ بلعام کی اس حرکت کی بنا پر اسرائیلیوں کو وہی نقصان اٹھانا پڑا جو بلعام لعنت کر کے اسرائیل کے لئے کرنا چاہتا تھا۔ (گنتی 25:1-5) اس لئے یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے جب خدا اپنے لوگوں کو سزا دے یا اس کا ہاتھ اپنے لوگوں کے خلاف ہو۔ کیونکہ وہ اپنے مقدسین میں گُناہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اِس لئے ہم سب کے لئے وقت ہے کہ ہم توبہ کریں۔

کھُلے عام بدکرداری

جب ہم تھواتیرہ کی کلیسیاء کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ایسی شرمناک صورتحال اور پریشان کُن حالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہم اُس کو خدا کی کلیسیاء ماننے کو مشکل سے تیار ہوتے ہیں پھر بھی خُداوند اس سے بات کرتا ہے کیونکہ اس میں اس کا نام موجود ہے۔ وہ دُنیا میں کلیسیاء ہونے کا پیغام دینے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی حالت عام اخلاقی حالت سے گئی گزری تھی۔ جب کہ یہی وہ کلیسیاء تھی

جو کبھی مُحبت اور شفقت کے جذبے سے سرشار تھی اور اب بھی اُس میں ایک ایسا بقیہ موجود تھا جو وفاداری سے خدا کے حضور اس کلیسیاء کی تباہ شدہ حالت پر غم کھاتے اور افسوس کرتے تھے۔

کیا ایسی کلیسیائیں آج موجود نہیں؟ کیا آج کل بھی شدید برائیوں کو مسیحی حلقوں میں کہیں کہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے اور گھر کو کوڑھ سے پاک صاف نہیں کیا جا رہا بہت سے امیر لوگ غلط کاریوں میں ملوث ہوتے ہیں اور گھر اور کلیسیاء کے لئے بربادی کا باعث بن جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں بیماری جتنی شدید ہو اس کا علاج بھی اتنا ہی گراں اور تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔ اِس لئے خُدا آج بھی توبہ کے لئے پکار رہا ہے۔ اور جب تک ناداستی سے لوگ باز نہ آئیں اور توبہ نہ کریں وہ کیسے برکت پائیں گے؟

تھواتیرہ میں کھلے عام بدکرداری کا مسئلہ بھی تھی جو بے حد سنگین بھی تھا۔ جس طرح بُت پرست لوگ اپنی بدکرداری اور بدکاری کو سرانجام دیتے تھے یہاں اس سارے عمل کو بڑی مذہبی پاکیزگی کا نام دے کر سرانجام دیا جاتا تھا۔ اور بڑی شخصیت کی حامل فینیکی شہزادی ایزبل کو یہاں مثال اور علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے (۱۔سلاطین 6/:)۔ اس نے بھی یہوواہ کی پرستش کی جگہ اپنے بتوں کی پرستش بنی اسرائیل سے کروائی تھی۔ اِسی طرح اس کلیسیاء میں بھی ایسی صورتحال ہو چکی تھی کہ خُداوند کو کہنا پڑا کہ، ''میں نے اُسے بدکرداری سے توبہ کرنے کا موقع دیا مگر اُس نے توبہ نہ کی۔ اِس لئے میں اُسے بستر پر ڈالتا ہوں اور جنہوں نے اس کے ساتھ حرامکاری کی اُن سب کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں'' پڑھیئے (مکاشفہ 2:)

آخری الفاظ پھر بھی امید افزا ہیں خداوند نے مکمل طور پر انہیں رد نہیں کیا۔ خُداوند کتنا بھلا، مہربان اور تحمل کرنے والا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ آج کی کلیسیائیں اُس کی آواز کو سُنیں، توبہ کریں اور ہر برائی کو کلامِ خدا کی روشنی میں لاکر اُس سے چھٹکارا پائیں۔ تاکہ پھر یقینی بیداری آئے اور لاچار اور بیمار کلیسیائیں پُر زور اور قُوت سے بھرپور ہوکر دنیا میں یسوع مسیح کی گواہ بن سکیں۔

اِلٰہی زندگی سے دور

سردیس کی کلیسیاء میں ایک مختلف صورتحال نظر آتی ہے۔ وہ بیرونی طور پر بالکل دُرست حالت میں نظر آتی ہے وہاں کسی قسم کی غلطی اور گُناہ اور غلط رسومات کو نہیں مانا جا رہا اور نہ ہی اُن کو برداشت کیا جا رہا ہے مگر یہ سب رسماً اور ٹھنڈے انداز میں کیا جا رہا ہے۔ جو روحانی موت کا بہت بڑا نشان تھا۔ لیکن یہ بات بھی ظاہر تھی کہ وہ کلیسیاء کبھی مسیح کے لئے بڑی پُر جوش اور زبردست کام کرتی تھی۔ پھر بھی اس کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ ''یاد رکھ کہ تو نے کس طرح تعلیم

پائی اور سُنی تھی اس کو تھامے رہ اور توبہ کر۔۔ ورنہ میں تُجھ پر آ پڑوں گا'' پڑھیئے (مُکاشفہ 3:3)

بیداری کے زمانے میں بہت سی کلیسیائیں سچائی پر بڑے جذبے سے قائم رہتی ہیں اور ہر ایک رکن بڑی جرأت اور دلیری سے معمور ہوتا ہے۔ بشارت کا کام موثر انداز میں ہوتا ہے اور خدمت کے مختلف شعبہ جات میں رُوح سے معمور ہو کر خدمت بھی ہو رہی ہوتی ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ سب بدلنے لگتا ہے۔ حقیقی قوت کی جگہ رسمی انداز لے لیتا ہے اور روحانی گرمجوشی ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے۔ بائبل کی منادی کی جگہ تعلیمی معیار پر زور دیا جانے لگتا ہے اور جانوں کو بچانے کے بوجھ کی جگہ کامیابی اور ترقی حاصل کرنا اہم رہ جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ دوبارہ سے انجیل کی منادی کا کام درست طور پر کیا جائے تو پھر خدا کی طرف رجوع لانا ہوگا اور ایسی توبہ کرنی ہوگی کہ دعائیہ کمرے اور کوٹھڑیاں بھر جائیں اور کلیسیائیں اپنے گھٹنوں کے بل ہو جائیں جب تک کہ خدا آسمان کے دریچے کھول کر رُوح القدس کی بھاری برسات نہ برسا دے!

''اپنے کام کو بیدار کر، اے خدا، اس موت کی نیند سے ہمیں بیدار کر اپنے روح کے وسیلے سے یہ ممکن کر تو ہم جیئں گے۔''

ہماری دعا یہی ہونی چاہیے اور خُدا فِلدِلفیہ کی کلیسیاء میں کوئی قصور نہیں دیکھتا اِس لئے اُس کی وفاداری کو سراہتا اور انعامات کا وعدہ کرتا ہے۔

رُوحانی جذبے کی کمی

لودیکیہ کی کلیسیاء ٹھنڈی پڑی ہوئی تھی یعنی وہ گرم سے ٹھنڈے ہوتے چلے گئے تھے اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے ہم بھی ایسا ہی کرتے۔ روحانی جذبے کو قائم رکھنے کے لئے ہیں اپنی کمزوری کا مسلسل احساس رکھنا ہوگا۔ دُعا میں بہت سا وقت صرف کرنا اور کلامِ خدا پر پُورا بھروسہ کرنا ہوگا اگر ذاتی اور شخصی دُعا میں کمی آئے گی تو ہم بہت جلد سرد پڑنے لگیں گے اور ہماری کلیسیاء بھی ہمارے جیسی ہوتی جائے گی۔ ایسی حالت جو لودیکیہ کی کلیسیاء کی حالت جیسی ہے اس میں یہ احساس نہیں رہتا کہ ہم توبہ کریں۔ جیسا کہ ہوسیع کے زمانے میں اسرائیل کی حالت تھی کہ خدا نے یہ فرمایا ''اُس کو خبر نہیں اور بال سفید ہونے لگے پر وہ بے خبر ہے'' (ہوسیع 7:9)۔ جیسے سمسون سے طاقت جاتی رہی تھی اور اُس کو خبر نہ تھی لیکن غلطی کس کی تھی؟ دونوں حالتوں میں اِنسانوں نے یعنی خُدا کے لوگوں نے غلطی کی۔ اِس لئے خُدا فرماتا ہے کہ ''میں جتنوں سے پیار کرتا ہوں اُن کو متنبہ بھی کرتا ہوں'' اِس لئے ہوش میں آؤ اور توبہ کرو'' (مُکاشفہ 19:3) اِس کے علاوہ اور کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے کیوں کہ جس نے سب کچھ بنایا اُس کو دھوکہ دیا گیا ہے وہی دروازے پر کھڑا ہے ۔ یہ کلیسیاء کے دروازے پر کھڑا ہے وہ کسی انفرادی شخص کا معاملہ نہیں ہے وہ دوبارہ رفاقت بحال کرنا چاہتا ہے اور اِس کے لئے دروازہ کھولنا ہوگا اور وہ صرف توبہ کے وسیلے یعنی کلیسیاء کی

توبہ کے وسیلے کھُل سکتا ہے۔ پڑھیے (یسعیاہ)۔ کیونکہ خدا صرف اُن لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنا چاہتا ہے جو اس کا خوف مانیں اور اُس سے پیار کریں اور اُس کی باتوں پر دِل سے عمل کریں۔ کیونکہ اُس نے بڑی محبت سے یہ فرمایا ''اگر کوئی شخص مُجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ میرے حکموں پر عمل کرے گا'' (یوحنا 14:23)۔ اب یہ کیسی شرمندگی کی بات ہے کہ خُداوند کو دروازے کے باہر کھڑا رہنے دیا جائے، جیسے غزل الغزلات میں دُلہا باہر کھڑا تھا اور کہتا ہے ''میرے لئے دروازہ کھول'' (غزل الغزلات)۔ مگر ہم سُست اور ٹھنڈے پڑے ہوئے ہیں ہم اُس کو اندر بُلانے سے قاصِر ہیں۔ ''اس لئے ہوش میں آؤ اور توبہ کرو''

دلوں میں آگ

بلی سنڈے (Billy Sunday) ایک زبردست مبشر ایک خوبصورت واقعہ سُناتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک دہریہ ایک چرچ کو بچانے کے لئے بھاگا جا رہا تھا کیونکہ اس کو آگ لگی ہوئی تھی کسی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ حیرت ہے تم بھی چرچ جا رہے ہو تو اُس نے کہا کہ میں نے پہلی بار چرچ کو آگ لگے دیکھی ہے۔

اس لئے نہ جانے کتنے افراد منتظر ہیں کہ ہر مسیحی کے دل میں آگ ہو اور اُس کی تپش سے وہ مسیح کو قبول کر لیں اِس لئے کیا آپ کے دل میں مسیح کی محبت کی آگ جل رہی ہے؟ اگر نہیں تو توبہ کریں اور خدا سے آگ مانگیں کیونکہ بہت سے لوگ اُس آگ کے جلنے کے منتظر ہیں۔

تائب دِل کے لئے پکار

A call for Repentant Hearts

ہماری دنیا پر چھائی تاریکی اور بے راہ روی کا علاج انسانی کوششوں سے ممکن نہیں اور نہ ہی دنیا میں پھیلتی ہوئی برائی کا حل انسان کے کسی منصوبے سے ممکن ہوسکتا ہے اس کا حل صرف اور صرف الٰہی مداخلت سے ہی ممکن ہے۔ اِس کے لئے خدا کے حضور چلا اٹھنے اور دعا کرنے کی ضرورت ہے اور اپنی قوم کے لئے شفاعت کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں اپنے آپ کو یہ باور کروانا ہوگا کہ کچھ دعائیں خدا نہیں سنتا۔ کچھ اجتماعات میں خدا نہیں آتا اور کچھ روزوں سے وہ خوش نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب بنی اسرائیل نے غیر تائب دل سے دُعا کرنا اور روزہ رکھنا شروع کیا تو خُدا نے فرمایا، ''اگرچہ وہ چلا چلا کر میرے کانوں میں آہ و نالہ کریں تو بھی میں اُن کی نہ سُنوں گا''۔ درحقیقت کلامِ خُدا مزید یہ فرماتا ہے کہ ہماری دُعائیں اور روزے غیر تائب دل کے ساتھ خدا کی نظر میں بالکل نفرتی اور مکروہ ہیں۔ ہم دوسروں کے لئے توبہ کی ضرورت کو بڑی آسانی سے بیان کرتے اور سمجھتے ہیں مگر کیا ہم اپنے لئے توبہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں؟ ہم دوسروں کے گھر کی خرابی بآسانی بھانپ لیتے ہیں مگر کیا ہم اپنے گھر کی خرابی کو سمجھ پا رہے ہیں؟ ہم دُنیا کے گناہوں اور برائیوں کے لئے چلا

اٹھتے ہیں لیکن کہیں ہم نے جان بوجھ کر کلیسیاء میں اپنے گناہوں اور برائیوں کو نظر انداز تو نہیں کر رکھا؟

ہم نے اکثر یہ تصور بنا لیا ہے کہ مسئلہ کہیں ''باہر ہے'' جیسے واشنگٹن میں، یورپ میں، افسرانِ اعلیٰ میں، حکومتی عہدیداران میں یا ہمارے کالج میں، یونیورسٹی میں یا دوسری کلیسیاؤں میں، لیکن جب ہم کلامِ خُدا کی تلاوات ہی کریں تو خدا سب سے زیادہ سختی سے بات اپنے لوگوں سے ہی کرتا نظر آتا ہے۔ یسعیاہ نبی پکار کر کہتا ہے، ''سن اے آسمان اور کان لگا اے زمین کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے لڑکوں کو پالا اور پوسا پر انہوں نے مجھ سے سرکشی کی۔ جنہوں نے خداوند کو ترک کیا اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا اور گمراہ و برگشتہ ہو گئے۔ تمام سر بیمار ہے اور دل بالکل سُست ہے۔ تلوے سے چاندی تک اس میں کہیں صحت نہیں۔ فقط زخم اور چوٹ اور سڑے ہوئے گھاؤ ہی ہیں جو نہ دبائے گئے نہ باندھے گئے نہ تیل سے نرم کئے گئے ہیں ۔۔ وفادار بستی کیسی بدکار ہو گئی!'' (یسعیاہ 1:2,4-6,21)۔ پورے عہدنامہ عتیق میں خُدا ایک باپ/شوہر کی طرح اپنے لوگوں کی بے راہ روی پر افسُردہ دل ہوتا نظر آتا ہے۔ بار بار وہ ان کو توبہ کرنے کی دعوت دیتا رہا ہے۔ اور جب جب وہ تائب ہونے سے گریز کرتے، خدا آسمان پر سے ان کی سخت دلی اور گناہوں کی سزا دے کر تربیت کرتا رہا۔ عہدنامہ جدید میں بھی ہم یسوع کو اپنے دور کے مذہبی راہنماؤں کو سرزنش کرتے دیکھ سکتے ہیں ان لوگوں کو جو اپنی دعاؤں اور روزوں کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ اس نے ان کے حق میں فرمایا ''یہ امت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر اِن کے دِل مُجھ سے دور ہیں'' (متی 15:8)۔

یسوع کی زمینی خدمت کے پہلے الفاظ ''توبہ کرو'' تھے نہ کہ دعا کرو اور روزہ رکھو! (متی 4:17)

اور خداوند نے آسمان پر صعُود فرمانے اور تخت پر بیٹھنے کے بعد کلیسیاؤں کو جو حتمی پیغام بھیجا ہے وہ ''توبہ کرو'' ہے نہ کہ ''جاؤ اور اِنجیل کی منادی کرو'' ایک غیر تائب کلیسیاء کے پاس خداوند کے ارشادِ اعظم کی تکمیل کا نہ تو بوجھ اور جذبہ ہوتا ہے نہ ہی صلاحیت ہوتی ہے۔ مکاشفہ کی سات کلیسیاؤں میں سے پہلی کلیسیاء کو اس نے کہا، ''تو نے روحانی حرامکاری کی ہے۔۔۔ تو نے پہلی سی محبت چھوڑ دی ہے۔۔۔ توبہ کر!'' دوسری سے یہ کہا، ''تو سمجھتا ہے کہ تو زندہ ہے مگر درحقیقت مردہ ہے۔۔۔ توبہ کر!'' اور پھر لودیکیہ کی آرام طلب اور دولتمند کلیسیاء کو یہ کہتا ہے، ''تو سمجھتا ہے کہ تو حاجتمند نہیں مگر یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔۔۔ توبہ کر!''

اِس لئے خُداوند یسُوع اپنی دلہن سے یہ آج بھی کہتا ہے کہ ''ہوش میں آ اور توبہ کر ورنہ میں آ کر تیرے چراغ دان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔''

حزقی ایل باب ۸اور ۹ مجھے بار بار اس معاملے کی سنگینی کی آگاہی دیتے ہیں جب خُدا اپنے بندے کو ایک رویا میں یروشلم کی ہیکل میں لے جاتا ہے۔ اور پھر آٹھویں باب میں کم از کم دس بار خُدا حزقی ایل سے کہتا ہے کہ: ''کیا تو دیکھتا ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ میری ہیکل میں یہ لوگ کیا تماشہ لگا کر بیٹھے ہیں۔''

میں خُدا سے بار بار التجا کرتا رہا کہ امریکہ کی کلیسیاء کی صورتحال مجھ پر ظاہر کر اور پھر اس کی قادرِ مُطلق ذات نے مُجھ پر واضح کیا تو تصویر بہت خراب اور سچائی ناقابل برداشت تھی لیکن ہمیں خُدا کی توجہ حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کے ساتھ دیانت داری برتنا ہوگی۔

سچائی کچھ یوں ہی ہے کہ ہم نے دُنیا کے ساتھ بہت بُرا سلُوک کیا ہے کیونکہ جب زندگی بسر کرنے، سوچنے، نظر آنے، بولنے اور خدمت کی بات اور طریقے کرنے کے لئے ہم لوگ بہت الگ اور انوکھا طریقہ پیش کرتے ہیں۔ بارنا ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی حالیہ تحقیق کے مطابق امریکہ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ کلیسیاؤں میں طلاق کی شرح عام لوگوں میں طلاق کی شرع سے کہیں زیادہ نکلی ہے۔ ہم کلیسیاء کے اندر دنیاوی فلسفہ جات اور عملی طریقہ کار لے آئے ہیں۔ کلیسیاء کی ذمہ داری تھی کہ وہ زندگی بسر کرنے کا طریقہ دُنیا کو بتاتی مگر اب دنیا کلیسیاء کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتا رہی ہے۔

ہم نے ثقافت کو بہت اپنا لیا ہے بہ نسبت ثقافت کو تیار کرتے کہ وہ مسیح کو اپناتی اور راہنما بنا لیتی۔ اسی وجہ سے ۔۔۔ کلیسیاء اور منسٹری ایک بڑے کاروبار کی صورت اختیار کر چکی ہے اور ہمیں مارکیٹنگ کے اصول وقوانین کا زیادہ علم ہے بہ نسبت اِس کے کہ ہمیں خاکساری، پاکیزگی، ایمان اور دعا کے اُصولوں کا زیادہ علم ہوتا۔ بہت سے پاسبان اور کلیسیائی راہنما تو روحانی چرواہے بننے کے بجائے سی ای او بن چکے ہیں۔

ہم کھوئے ہوئے لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے ہر طرح کا متوقع دنیاوی طریقہ اپنا چکے ہیں اور بہت بار ہم اپنی اہمیت اور اچھا تاثر بھی کھو چکے ہیں ہم نے اپنی خدمات کی بنیاد عملیت یعنی ''جو بھی اچھا طریقہ ہو'' پر رکھ دیا ہے اور یہ جاننے کی کبھی کوشش نہیں کی کہ آیا یہ طریقہ کار خدا کے کلام اور اس کی راہوں کے مطابق ہے بھی یا نہیں۔

دنیا پر یہ ثابت کرتے کرتے کہ مسیحیت ایک خوشگوار اور پر لطف مذہب ہے ہم نے خود کو شاید موت کے حوالے کر دیا ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ اب مسیحی لوگوں میں بھی مشہور شخصیات اور مزاحیہ اداکار بھی ہونے لگے ہیں جنکے ذریعے زیادہ سے زیادہ افراد کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن جب دعائیہ میٹنگ کی بات ہو تو پھر چند ایک افراد ہی نظر آتے ہیں ہم کیوں یہ سوچنے سمجھنے لگے ہیں کہ دنیاوی ملبوسات، چھچھوری گفتگو اور اچھل کود والے ناچ گانے کے بغیر ہم لوگوں تک رسائی نہیں کر سکیں گے؟

خدا کی قدرت کہاں گئی؟

کیا ہم دعا اور رُوح القدس کی نسبت پروگراموں، حکمتِ عملی، طریقہ کار اور تکنیک پر زیادہ بھروسہ کرنے لگے ہیں؟ کیا ہمارا بھروسہ کلامِ خدا پر سے اٹھ گیا ہے کہ وہ لوگوں کو قائلیت دے؟ یا کیا اِنجیل زندگیاں بدلنے کی قدرت کھو بیٹھی ہے؟ یا کیا رُوح القُدس لوگوں کو مسیح کے پاس نہیں لاسکتا؟ ہم اچھی طرح سے جان چکے ہیں کہ جو کچھ خُدا کر سکتا ہے ہماری کوشش، تخلیقی صلاحیتیں، ٹیکنالوجی، ہمارا پیسہ، تنظیم، اور اشتہار بازی سب کچھ مل کر بھی وہ حاصل نہیں کر پا رہے! ہم لوگوں سے تعلقات کے لئے زیادہ فکر مند ہیں بہ نسبت خُدا سے اپنے تعلقات کے۔ ہم فکر مند ہیں کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا کہیں گے بہ نسبت اس کے کہ خُدا ہمارے بارے میں کیا کہے گا! ہم اُس کی عزت کی نسبت اپنی عزت کی فکر میں لگے ہیں۔ ہم لوگوں کے متلاشی بن چکے ہیں نہ کہ خدا کے متلاشی ہوتے۔ ہم لوگوں کو ''خوش کرنے'' اور ''خوش رکھنے'' کی کوشش میں لگے ہیں نہ کہ خُدا کو ''خوش کریں''۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ''خوش رہیں'' نہ کہ لوگ ''راستباز ہوجائیں'' یعنی لوگ ہمارے بارے میں کلیسیاء کے بارے میں اور اپنے بارے میں اچھا محسوس کرتے رہیں چاہے وہ جتنا مرضی خُدائے قُدوس کو ناراض کرتے ہوئے اُس کے قہر اور غضب تلے زندگی گزارتے رہیں۔

ہم کلامِ خدا کی سچائیوں مثلاً طلاق اور دُوسری شادی کے بارے میں لوگوں کو منع کرنے کے بجائے خود بہت سے مسیحی خاندانوں کی تباہی کا سامان بنتے رہتے ہیں اور لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں تا کہ ہم ان کو زیادہ برداشت کرنے اور زیادہ محبت کرنے والے محسوس ہوں۔ ہم اپنی بزدلی کے باعث خُدا کے کلام میں منع کی ہوئی باتوں کے بارے میں سمجھوتے اور دفاع کے نکات تلاش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم نے شاید اپنے فائدے کے لئے مسیح کی انجیل کی اشتہار بازی اور تجارت شروع کر دی ہے اور بہت سے مقامات پر پاکیزگی کی نسبت سب کے ساتھ اتحاد اور یگانگت کی کوشش کرنی شروع کر دی ہے۔ آج جو بھی گناہ کو گناہ کہہ کر پکارتا ہے یا تعلیمی غلطی کی نشاندہی کرتا ہے اس کو ''تفرقے ڈالنے والا'' ''پیار نہ کرنے والا'' اور ''شریعت پسند'' کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

آج کی خود پسند، نرم رونسل کو مسیحیت کے بارے میں سمجھانے کے لئے ہم نے توبہ اور گناہ کی قائلیت کی ضرورت کو نظر انداز کرتے ہوئے صلیب پر دیئے ہوئے کفارہ کو ایک طرف کر کے اس کی اہمیت کو انتہائی کم کر دیا ہے اور شاید اسی طرح ہم نے ''کوئی اور انجیل'' سنانا شروع کر دی ہے جو حقیقت میں انجیل ہی نہیں۔ لوگوں کو اپنی صلیب اٹھا کر یسوع کی پیروی کرنے کا بلاوا دینے کی بجائے کچھ اور سکھانے کی کوشش نہ کی جائے۔ بہت بار تو

لوگوں کی حقیقی تبدیلی، ایمان اور سچی توبہ کے بجائے ان کی تبدیلی کو ان کی تعداد کے معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ آج جتنے لوگ کلیسیاؤں کے رکن ہیں اور تبدیل ہونے کے دعویٰ کرتے ہیں اتنے پوری تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے لیکن ان کی زندگی میں تبدیلی اور توبہ کا کوئی عنصر نظر نہیں آتا۔ کلام کے مطابق زندگی بسر کرنے والے کم نظر آتے ہیں جیسے ساؤل بادشاہ بھی کہتا تھا کہ میں نے کلام پر عمل کیا ہے مگر جو اس کے برعکس کام کیا تھا اس کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا اور نہ ہی آج کے لوگوں کے پاس کوئی جواب ہے۔ مثال کے طور پر ہم ایک معاف کی ہوئی قوم اور برادری ہیں مگر دوسروں کو معاف کرنے کو تیار نہیں۔ ہم گھروں میں لڑتے جھگڑتے، ہم کلیسیاؤں میں بگاڑ اور تفرقہ ڈالتے ہیں ویسے صلح کے فرزند ہیں، ویسے ہی خدمتوں میں اور کلام سنانے میں بھی مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بائبلی معیار کے مطابق روحانی قیادت کا بھی فقدان ہے اور ہم لوگوں کی خُدا پرستی کے بجائے ان کی صلاحیتوں اور دنیاوی نعمتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

ہم گناہوں کو چھپاتے ہیں اور شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ بہت سے ایماندار، مسیحی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر غلطیوں پر نادم ہونے اور گناہوں پر شرمندہ ہونے اور توبہ کرنے سے گریز کرتے ہیں؟ بہت کم کلیسیائیں بائبل کی تعلیم اور اُصولوں پر چلنے کی کوشش کر رہی ہیں، ایسا کیوں ہے؟

کیونکہ دلہن نے تیاری کرنا چھوڑ دی ہے کیونکہ ہم نے گناہ پر شرمندہ ہونا چھوڑ دیا ہے۔ حتیٰ کہ ہماری زبان ہماری غیر ذمہ داری کی آئینہ دار ہے جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے قائدین ''گناہ گار'' ہو رہے ہیں اور ہم خود انہی گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے اور جسمانی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں۔

مسیحی مُردوں کے بارے میں بات کرنے کے بعد ابھی ہم مسیحی ایماندار خواتین کے بارے میں بات کریں گے کہ انہوں نے بھی شرم وحیا، نسوانیت، رواداری اور تابعداری کو بہت حد تک بالائے طاق رکھ کر اس کی جگہ غصہ، جھگڑا، خود پسندی اور حاکمیت کی روح اپنائی ہے۔ خدا کے دیئے اس رتبے کو جو اس نے مددگار بنا کر دیا تھا اس کی جگہ وہ گھر میں اور کلیسیاء میں حاکمیت اور وراثت کا سا رتبہ پانے کی کوشش اور جدوجہد میں مصروف نظر آتی ہیں۔

مسیحیت میں عام طور پر اب لوگ، جوق در جوق ہفتہ وار چرچ جاتے اور کلام سنتے ہیں مگر زندگیوں میں تبدیلی بہت کم نظر آ رہی ہے کیوں؟ اس کا پتہ ان کی زندگیوں سے چلتا ہے جب وہ ایماندار ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر جب اپنے گھر یا ہوٹل یا دوستوں کے ساتھ ہوتے اور ٹی وی دیکھتے ہیں تو پھر نِکمی باتوں، غلط نظریات اور طرزِ زندگی اور بیہودہ لطیفوں، اور گندی باتوں سے لطف اندوز ہوتے نظر آتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ کب کلام خُدا کو سن

کر ہم پر خدا کا خوف اثر کرنے لگا تھا؟ ہمیں سوچنا ہے کہ آخری بار کب ایسا ہوا تھا؟

ایسی زندگیوں کی گواہی سے دنیا پر کیا تاثرات مسیحیت کے بارے میں ہونگے؟ کیونکہ ہماری زبانیں اور ہمارے کردار دونوں ایک دُوسرے کے آئینہ دار نہیں ہوتے۔ ان سارے مسائل کی جڑ ہے تباہ کن گناہ۔۔۔۔غرور، گھمنڈ جو کینسر کی طرح جلد پھیل جاتا ہے۔ یہ اندھا کرنے والا غرور ہی ہے جو ہمیں ایک دُوسرے کے خلاف غصہ، قہر اور نفرت کا اظہار کرنے پر مجبور کرتا ہے اور ہم ذرا برابر خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم اپنی تعلیمی قابلیت اور دُرستگی پر گھمنڈی ہیں، اپنی پہچان اور رتبے پر گھمنڈی ہیں، اپنے اخلاقی رویے پر گھمنڈی ہیں، اچھی عادات اور اپنی قربانیوں پر گھمنڈی ہیں۔ یہ گھمنڈ ہی ہے جس نے ہمیں خود پسند، خودغرض، حتیٰ کہ ریاکار بھی بنا رکھا ہے۔ اور اِسی کی وجہ سے ہم اپنی اصلی حالت اور فضل کی ضرورت کو بُھلائے بیٹھے ہیں یوں ہم خُدا کی بجائے لوگوں سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ گھمنڈ کی وجہ سے ہی ہم میں مُقابلے بازی اور تنقید کی رُوح کثرت سے پائی جاتی ہے۔ یہ ہمارا غرور ہی ہے جس نے کلیسیاؤں میں یسوع کی زندگی کا دم گھونٹ کر رکھ دیا ہے۔ پھر بھی اگر ہم میں سے کسی کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ اس نے تو کلامِ خُدا اور اس کی راہوں کو رَدّ نہیں کیا تو کیا آپ سے کچھ سوال کرسکتا ہوں جو گزشتہ دنوں میں خدا نے مجھ سے کئے؟

اگر ہم خدا کے اِتنے ہی قریب ہیں تو پھر وہ جذبہ، ولولہ، عزم اور مسح اور آگ کہاں ہے؟ وہ آنسو کہاں ہیں، وہ آہیں، وہ غم، وہ بوجھ اور کراہنا کہاں ہے؟ ہماری آنکھیں خشک اور دِل سخت کیوں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو داؤد کے ساتھ مل کر چِلاّ سکیں کہ: ''اب وقت آ گیا ہے کہ خداوند (تُو) کام کرے کیونکہ انہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے؟'' بہت سے یسعیاہ کی مانند جانفشانی سے دعا کرنے والے کہاں گئے، ''کاش کہ تُو آسمان کو پھاڑے اور نیچے اتر آئے۔۔۔۔؟'' (یسعیاہ 1:64)۔ وہ کہاں ہیں جو مزمور نویس کی مانند شفاعت کرسکیں اور کہیں، ''اے خُداوند لشکروں کے خدا! ہم کو بحال کر اور اپنا چہرہ چمکا۔۔؟'' (زبور 19:80)۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو یرمیاہ کی مانند شکستہ دِل ہوں جو خدا کے لوگوں کی خستہ حالی پر آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیے خُدا کی حضُوری میں حاضر رہیں؟۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنی زندگی، کلیسیاء اور دنیا میں گناہ کی موجودگی سے کراہتے اور کہتے ہیں، ''اُن شریروں کے سبب سے جو تیری شریعت کو ترک کرتے ہیں، میں سخت طیش میں آ گیا ہوں؟'' (زبور 53:119)۔ کہاں ہیں وہ نبی جو اپنی شہرت، رتبہ، اپنی ریٹائرمنٹ کا پیسہ اور مسیحی حلقے میں اپنے اثر و رسوخ کو داؤ پر لگانے کو تیار ہوں تا کہ اِس نسل پر اِس کے گناہ ظاہر کرسکیں؟ کہاں ہیں وہ مردِ دُعا جو کلیسیاء کو اس کی سست زندگی کے بارے میں آگاہ کرسکیں؟

کیا کلامِ خدا آگ کی مانند نہیں جو گُناہ آلودہ فطرت اور طرزِ زندگی کو جلا ڈالتا ہے؟ کیا کلام خُدا ہتھوڑے کی مانند نہیں جو چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے؟ (یرمیاہ)۔ اگر یہ سب ہے تو پھر مُنادی کرنے، پیغام سنانے میں وہ رُوح القُدس کا مسح، اِلٰہی آگ، وہ گناہ سے نفرت اور قائلیت کہاں ہے؟ جب لوگوں میں روحانی حالت اور ابدیت کی بات کی جاتی ہے تو پھر وہ جلدی اور فکرمندی کہاں ہے؟ اور جب اُن کو خُدا کے قہر اور عدالت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے تو پھر وہ ڈر اور خوف کی شدت اور یقین دہانی کہاں ہے؟ اور جب خُداوند یسُوع کے فضل اور رَحم کی بات کی جاتی ہے تو وہ نرمی، وہ شفقت اور محبت کہاں ہے؟ کیا صرف ہمارے ذہن کام میں مشغول اور دِل بوجھ سے خالی ہو گئے ہیں؟ وہ خُدا کی مُحبت کے مذبح کی آگ سے سلگتے دل کہاں گئے؟ وہ لوگ کہاں گئے جو خدا کی حُضوری سے دور نہیں ہوتے تھے جب تک کہ اُس کی آواز سُن نہ لیں اور جب اس کے مذبح سے اُترتے تو پھر اُن کے چہرے اُس کے نُور اور جلال سے مُنوّر رہوتے اور اُن کے دِل اُس کی قُدرت سے لبریز ہوتے تھے؟

کہاں گئے وہ لوگ جو صرف خدمت کے نام پر خدمت نہیں کرتے تھے بلکہ جب تک جہنم کو یسوع کے قدموں میں جُھکا نہیں لیتے تب تک ماندہ نہ ہوتے تھے؟ کہاں گئے وہ لوگ؟ کہاں گئے وہ لوگ؟

''میرے مُقدِس سے شروع کرو''

خدا نے جب حزقی ایل کو ہیکل میں ہونے والے مکروہ کام دکھائے تو ساتھ ہی یہ بھی دِکھایا ایک شخص لوگوں کے ماتھے پر نشان لگانے کے لئے بھیجا، اس کو کہا گیا: خُداوند نے اُسے فرمایا کہ شہر کے درمیان سے ہاں یروشلم کے درمیان سے گُزر اور اُن لوگوں کی پیشانی پر جو ان سب نفرتی کاموں کے سبب سے جو اُس کے درمیان کئے جاتے ہیں آہیں مارتے اور روتے ہیں نِشان کردے۔'' (حزقی ایل 4:9)۔ اس کے بعد ہلاک کرنے والوں کو بھیجا گیا کہ وہ ان سب کو ہلاک کر دیں جن کے ماتھے پر شفاعت کرنے والے کی مہر نہیں اور خداوند نے ساتھ ہی خصوصی ہدایت جاری کی کہ، ''میرے مُقدِس سے شروع کرو۔'' (6:9)۔ اس حوالے میں صرف دو قسم کے لوگ تھے: ایک وہ جو مسائل پیدا کرنے کا سبب تھے اور دوسرے وہ جو تائب دلوں کے ساتھ غم کرتے اور آہیں مارتے تھے۔ درمیانی کوئی قسم نہ تھی۔

ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ بوجھ کس کے دل پر ہے یعنی خُداوند کے دل پر کہ جس نے اپنی مکّار دُلہن کو نجات بخشی ہے جب وہ اپنے پھٹے پرانے، تار تار اور داغ دار لباس میں ملبوس تھی۔ اُس نے ہمیں خُدا کی راستبازی بنانے کے لئے خُود گُناہ بننا مُناسب سمجھا۔ اُس نے اپنا قیمتی خُون اِس لئے بہایا تا کہ اپنے لئے پاک بے عیب اور مُقدس دُلہن

حاصل کرے۔۔۔ اس کے دل پر کیا بیتتی ہوگی؟ اپنی پیاری کو دنیا کی لذتوں میں مگن اور گم گشتہ دیکھ کر وہ کیا محسوس کرتا ہوگا؟۔

اگر ہمارے دِل اِن حالات کو دیکھ کر نہیں کڑھتے اور ہم اُن تھوڑے لوگوں کے ساتھ شامل نہیں جو خُدا کے مُقدِس میں ہونے والی خرابیوں کے باعث آہیں مارتے ہیں تو پھر ہم اُس اکثریت کا حصہ ہیں جو اُس کی طرف سے سزا اٹھائیں گے کیونکہ اُن کو توبہ کی سخت ضرورت ہے۔ خدا نے ہمیں توبہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔ اپنے گُناہوں پر افسوس کرنے اور آہیں مارنے کے لئے بلایا ہے۔ کیونکہ جب تک ہم اپنی بُری روشوں سے توبہ نہ کریں اور حلیم اور خاکسار نہ بنیں گے تو پھر خُدا ہماری دُعائیں نہ تو سنے گا نہ ہی اُن کی طرف توجہ دے گا چاہے وہ اپنے لیے کی گئی ہوں یا پوری قوم کے لئے۔ کیونکہ ''وقت آ پہنچا ہے کہ ضرور عدالت خُدا کے گھر سے شروع ہو'' (۱۔پطرس 4:17)

میری آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے دلوں کو جانچتے ہوئے خُدا کے حضور گُھٹنوں کے بل ہو جائیں کیونکہ خاکسار ہونے کی ضرورت آن پہنچی ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ مل کر دعا کریں گے کہ '' اَے خُدا، نہ تو میرے بھائی، میری بہن، میرے پاسبان، میرے ڈیکنز، نہ ہی میری کلیسیاء اور نہ ہی میری خدمت بلکہ مجھے ہاں صرف مُجھے توبہ کی ضرورت ہے۔۔۔ اے خدا۔۔۔ اپنے چہرے کا نُور مُجھ پر جلوہ گر فرما۔ اپنی پاکیزگی مجھے عطا فرما، مُجھ پر ظاہر فرما کہ میں نے کیسے تیرے برخلاف گناہ کیا ہے، میں کیسے مسائل کا سبب بنا ہوں۔ ظاہر فرما کہ مجھے کہاں کہاں توبہ کی ضرورت ہے؟

جب رُوح القُدس ہمارے دلوں میں قابلیت پیدا کرے تو ہمیں فوری خاکسار بننے کی ضرورت ہے۔ اپنی بُری روشوں کا اِقرار کرتے ہُوئے خُدا سے مزید رَحم اور مُعافی مانگنے کی ضرورت ہے۔ اِس لئے ''ہم اپنی راہوں کو ڈھونڈیں اور جانچیں، اَب بھی پُورے دِل سے اور روزہ رکھ کر اور گریہ وزاری و ماتم کرتے ہُوئے خُداوند کی طرف پھریں'' (نوحہ 3:40، یوایل 2:12)۔

آیئے ہم اپنے دل اور گُھٹنے خُداوند کے حضور جُھکائیں اور خُدا سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں مُعاف کرے۔

اِس لئے خُداوند یسُوع اپنی دلہن سے یہ آج بھی کہتا ہے کہ ''ہوش میں آ اور توبہ کر ورنہ میں آ کر تیرے چراغ دان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔''

حزقی ایل باب ۸ اور ۹ مجھے بار بار اس معاملے کی سنگینی کی آگاہی دیتے ہیں جب خُدا اپنے بندے کو ایک رویا میں یروشلم کی ہیکل میں لے جاتا ہے۔ اور پھر آٹھویں باب میں کم از کم دس بار خُدا حزقی ایل سے کہتا ہے کہ: ''کیا تو دیکھتا ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ میری ہیکل میں یہ لوگ کیا تماشہ لگا کر بیٹھے ہیں۔''

اس گھڑی کے لئے خدا کا کلام

God Has A Word For This Hour

اِنسانی تاریخ میں یہ گھڑی بہت اہم ہے۔ آج دنیا میں بہت سی تحریکیں چلائی جارہی ہیں۔ لیکن میرے ذہن میں یہ بات بار بار آتی ہے کہ کیا اس گھڑی کے لئے خداوند کے پاس کوئی منصوبہ ہے؟ کیا کلیسیاء کے پاس کوئی پیغام نہیں؟ کیا اس گھڑی میں رُوحانی بہتری کے لئے خُداوند نے کوئی کلام نہیں کیا؟ اگر نہیں تو پھر تاریخ میں پہلی بار یہ سب سے بڑا مسئلہ دُنیا کو درپیش ہے۔

دُنیا کو طوفان سے ہلاک کرنے سے پہلے خُدا نے اپنا کلام نوح کے مُنہ میں ڈالا۔ جب خُدا نے مصر کی عدالت کی تو مُوسیٰ اور ہارون کو فرعون کو آگاہ کرنے کے لئے پہلے وہاں بھیجا۔ خُدا نے اسرائیل اور یہوداہ کی تنزلی کے دوران ایلیاہ، یسعیاہ، یرمیاہ اور اُن جیسے کئی اور اَنبیاء کو اُٹھا کھڑا کیا تا کہ اُس وقت یا گھڑی کے لئے اُن کے پاس خُدا کا کلام ہو (عبرانیوں 7:11؛ خروج 5 تا 14؛ اسلاطین 1:17)۔ اِسی طرح اِس گھڑی کے لئے بھی خُدا کے پاس کلام ہے۔

توبہ کے لئے پکار!

لوگ اِس وقت سے آگاہ ہیں کہ یہ آخری گھڑیاں ہیں اور ہماری قوم کو ایسی بیداری کی ضرورت ہے جو ہمیں خُدا کے نزدیک لا سکے۔ خدا کے حضور شفاعت کُنندگان اُٹھ کھڑے ہو رہے ہیں۔ جو کلیسیاء پر نئی پنتیکوست کے ساتھ خُدا کے رَحم کو پُکار رہے ہیں۔ اِس لئے جو بات پرانے عہد کی کلیسیاء یعنی اِسرائیل کے لئے تھی ویسے ہی یہ آج ہمارے لئے بھی سچ ہے۔ اِس لئے جب بھی کلیسیاء میں رُوحانی قُوت کی کمی اور رُوحانی تنزلی نظر آئے تو سمجھ جایئے کہ اس کی بنیادی وجہ گُناہ ہے۔ اب ذرا مزید گہرائی میں سوچئے کہ دُنیا میں اخلاقی و رُوحانی تنزلی کا اصل سبب کیا ہے؟ وہ ہے انفرادی طور پر ہر مسیحی کا گناہ۔ اس لئے آج شعلہ زن پیغامات کی شدید ضرورت ہے۔ ایسے پیغامات کی ضرورت ہے جو رُوح القُدس کی قُدرت سے معمور ہوں، اور سُنانے والے دِلیر ہوں جو نتائج سے نہ ڈرتے ہوں اور وہ لوگوں کو ہر جگہ تُوبہ کے لئے للکاریں تا کہ لوگ توبہ کر کے گناہوں سے آزاد ہوں!

گناہ جن کی معافی نہ مانگی ہو

اِس گھڑی کے لئے خُدا کے منصوبے میں یہ بات موجود ہے کہ مسیحی سب سے پہلے توبہ کریں اور دُنیاوی خواہشوں، حَسد، سُستی، کاہلی، زیادہ نیند، دُعا کی کمی اور مرتبوں کی خواہش، کلیسیائی جھگڑوں اور تنظیمی نفرت سے چھُٹکارا پانے کے لئے خُدا سے معافی مانگیں۔ کیونکہ ان کے توبہ نہ کرنے کے باعث کلیسیائیں سُن پڑتی جارہی ہیں اور لوگ کلیسیاء سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لوگوں کو اب وہ خاص وقت آن پہنچا ہے کہ خُدا کے لوگ لودیکیہ کی سی سُست روی سے چھٹکارا پا کر اپنے

آپ کو خُدا کی مُحبت کی طرف راغب کریں اور روزہ رکھ کر گریہ و زاری کرتے ہوئے آنسو بہاتے ہوئے اِس کا اقرار کریں اور خُداوند کی طرف دِل سے رجُوع لائیں۔

کہاں ہے وہ کلیسیاء جو ''علَم دار لشکر کی مانند مُہیب ہے'' (غزل الغزلات) کہاں ہیں خُدا کے وہ لوگ جِن کی دعائیں جان ناکس کی دُعاؤں کی طرح بُرائی کے حاکموں کے لئے دہشت کا پیغام بن گئی ہوں؟ کہاں ہے انجیل کا قدرت بھرا پیغام جس کو سُن کر خدا کے دشمن کہہ اٹھیں، ''یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے جہان کو باغی کر دیا ہے وہ یہاں بھی آ گئے ہیں۔''

یہ باتیں آج سچ کیوں نہیں ہوتیں؟ اِس لئے کہ خُدا کے لوگوں نے گناہ کو نظر انداز کر رکھا ہے اور شاید کہیں سینے سے لگا رکھا ہے۔ یہ شاید چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہوں نے مسیح کی مُحبت کو ہمارے دلوں میں ٹھنڈا کر دیا ہے۔ اور ہمیں دنیا میں تیار فصل نظر نہیں آتی، ہمارے کان سن ہو گئے ہیں کہ خُداوند کی آواز سُن سکیں اور ہمارے ہاتھ کمزور اور گُھٹنے ڈھیلے ہو گئے ہیں کہ خُداوند کی خدمت کر سکیں۔ اور ہم صرف بدمزاج، اعتراض کرنے اور تنقید کرنے والے فقیہ فریسیوں جیسے مسیحی رہ گئے ہیں (غزل الغزلات 2:15؛ واعظ 10:1؛ ا۔کرنتھ 5:6؛ گلتیوں 5:9)

''اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے'' (متّی 7:20) غزل الغزلات کی کتاب میں کلیسیائی سچائیوں کو بڑی خُوبصورتی سے تصویری زبان میں پیش کیا گیا ہے، اِس میں آسمانی ماہر کسان کہتا ہے، ''ہمارے لئے لومڑیوں کو پکڑو۔ ان لومڑی بچوں کو جو تاکستان خراب کرتے ہیں: کیونکہ ہماری تاکوں میں پُھول لگے ہیں'' (غزل الغزلات 2:15)

اگر ہم عظیم بیداری دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں لومڑی بچوں کو پکڑنا ہوگا۔ اگر چہ وہ معصوم اور بے ضرر دکھائی دیتے ہیں مگر وہ پھل خراب کر دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گناہ جو دنیا، شیطان اور جسمانی خواہشات سے سمجھوتہ کرنے پر ہوتے ہیں وہ خُدا کے لئے ہماری کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ان سب کو خُداوند کے تاکستان سے نکال باہر کیجیے۔ آیئے سب گناہوں کا اقرار کر کے ان کو ترک کریں اور خدا ہم پر اپنی روح کے وسیلے بہت کچھ ظاہر کرے گا۔ (زبور)

ہم میں کچھ لوگ خُدا کو اولین درجہ دینے کے بجائے ذاتی خواہشات، جسمانی آسائشیں، اور دوستوں اور رشتہ داروں کو اولیت دے کر خُدا کو دوسرا درجہ دیتے ہیں یوں گناہ کرتے ہیں۔

کچھ لوگ براہ راست خُدا کی مرضی کے خلاف چل کر گُناہ کرتے ہیں۔ کچھ اور خطرناک گناہ ہماری غیر مصلوب شدہ ذاتیات، اپنی مرضی، اپنی خوشی، اپنی خواہشات، خُود ترسی، خود پسندی، خُود پر بھروسہ، خُود دی، اپنے نظریات اور ایسی سب باتیں جو روح کو رنجیدہ کر سکتی ہیں وہ خداوند کی آواز کو سننے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

ہم میں سے کچھ جلدی غُصہ کرتے ہیں، کچھ حسد کرتے ہیں، نفرت کرتے ہیں (یعقوب 3:14-18)۔ ان سب کے بارے میں کوئی جانے یا نہ جانے پر خُدا سب جانتا ہے (زبور 19:12-13)۔ اور بہت سے گناہ (یعقوب 3:2-13)؛ خدا کو ان سب سے نفرت ہے (امثال 6:16-19) ان سب کی وجہ سے خدا کی برکات کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اور وہ ہماری دعاؤں کا جواب نہیں دیتا چاہے وہ اپنے لئے، گھر کے لئے، معاشرے کے لئے، قوم کے لئے یا دنیا کے لئے بھی کی جائیں۔

''دیکھو خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہوگیا کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سُن نہ سکے بلکہ تُمہاری بدکرداری نے تُمہارے اور تُمہارے خُدا کے درمیان جدائی کردی ہے اور تُمہارے گناہوں نے اُسے تُم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔ تمہارے ہاتھ خُون آلودہ ہیں۔۔ تمہاری زبان شرارت کی باتیں بکتی ہے۔۔ کوئی انصاف کی بات پیش نہیں کرتا اور کوئی سچائی سے حُجت نہیں کرتا؟

ہمیں خُدا کی سخت ضرورت ہے! ایسی اِلٰہی بیداری کی شدید ضرورت ہے کہ ہم پر خدا کا فضل کثرت سے بڑھ جائے تا کہ اس خاص وقت میں ہم آنے والی تباہی سے بچ سکیں۔ کیونکہ خُدا کے کلام نے اور رُوح القُدس نے ہمیں انتباہ کیا ہے کہ ''اب وقت آ گیا کہ خُداوند کام کرے کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے۔'' (زبور 119:126)۔ ''اَے خُداوند اِسی زمانہ میں اپنے کام کو بحال کر اِسی زمانہ میں اس کو ظاہر کر'' (حبقوق 3:2)۔

مُجھے یقین ہے کہ یہ خُدا کا خاص وقت ہے کہ وہ اپنی روح کو ہم پر پھر نازل کرے۔ لیکن اِس کا انحصار ہم پر یعنی خُدا کے لوگوں پر ہے۔ اِس لئے یہ ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو خُدا کے دیدار کے طلبگار ہوتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے اندر کے تمام گُناہوں کو یسوع کے لہو سے دھونا ہوگا، تو پھر ہم اپنے دِل میں بیداری کے لئے تیار ہوجائیں گے پھر ہماری کلیسیاء میں، ہمارے معاشرے میں، ہماری قوم اور پھر ہماری دنیا میں بیداری آئے گی۔ کیونکہ جب تک خُدا کے لوگ اپنے آپ کو خاکسار کر کے توبہ نہیں کریں گے اور خُدا کے دیدار کے طلب گار نہیں ہوں گے تب تک بیداری کا کوئی وعدہ بائبل میں نہیں کیا گیا۔

آپ نینوہ کی نجات کے بارے میں سوچیئے جو ایک قدیم بُت پرست شہر تھا۔ وہاں خُدا کی طرف سے ایک نبی یوناہ تباہی کا پیغام لے کر گیا کہ ''ٹھیک چالیس دن کے بعد نینوہ تباہ و برباد کر دیا جائے گا'' (پڑھیئے یوناہ 3:4)۔ کسی رحم کی بات نہیں کی گئی تھی۔ مگر بادشاہ اور اُس کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا ہوگا کہ ''اگر خُدا ہم پر رحم کرنا نہ چاہتا تو پھر ہمیں آگاہی کا پیغام کیوں بھجواتا'' اِس لئے اُنہوں نے ٹاٹ اوڑھ کر، روزہ رکھ کر خُدا کے حضور گڑگڑاتے ہوئے معافی مانگی اور خُدا جو رحیم خدا ہے وہ قہر کرنے سے باز آیا (یوناہ 3)۔

اگر رحیم خُدا ایک بت پرست علاقے نینوہ کے لئے سزا نازل کرنے سے باز رہا تو پھر کیا وہ اپنے لوگوں کے لئے ایسا نہ کرے گا۔ اگر ہم توبہ کریں اور جسمانی اور دُنیاوی خواہشات سے ہٹ کر خُدا کے طلبگار رہوں جب تک وہ نہ آئے اور راستی کی بارش ہم پر نہ برسائے (ہوسیع 10:12)۔

خُدا کے ساتھ

بیداری کی تاریخ ایسے تھوڑے افراد کے بارے میں بیان کرتی ہے جو خدا کے فضل سے معمور تھے۔ وہ دنیا کے عقل مندوں کے نزدیک بیوقوف، کمزور اور بے کار دِکھائی دیتے تھے۔ مگر خدا کے ساتھ وہ عظیم، ناقابل شکست اور نہ رُکنے والے فاتح بن گئے اور اُنہوں نے تاریخ کا دھارا اور قوموں کی حالت بدل کے رکھ دی۔ بغیر قوت کے انہوں نے بڑے بڑے کام کئے۔ بغیر متاثر کئے انہوں نے اپنی نسل کو بدل کے رکھ دیا۔ ان میں سے چند ایک جیسے کہ پولُس رسُول، لُوتھر، ویزلے، وغیرہ وغیرہ۔ خُدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ایسوں کا قبیلہ آج کے وقت میں بھی ختم نہیں ہوا۔

دوسری عالمی جنگ میں ''سب کام کریں'' ایک نعرہ بن گیا تھا۔ فیکٹریاں دن رات کام کر رہی تھیں۔ ہر کوئی کام کر رہا تھا۔ گھریلو خواتین نے گھر بار چھوڑ کر، دن رات کام کرنا شروع کر دیا، تا کہ اپنی قوم کا دفاع کر سکیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر تمام مسیحی آرام کرنا چھوڑ کر خدا کے لئے دن رات کام کرنا شروع کر دیں!

کیا ہی اچھا ہو کہ ہم سب رات دن دعائیں کریں اور روزہ رکھیں تا کہ خدا کام کرے (لوقا 17:18)۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم خُدا کے ساتھ صلح کریں اور ایک دُوسرے سے بھی صلح کریں۔ تو خُدا کے فرزند کہلائیں گے (متی 9:5)۔ اس پر عمل آج ہی شروع کیا جانا چاہیے۔ کیا آپ آج ہی اس پر عمل کریں گے؟

خُدا کی فرمانبرداری ہی بیداری لائے گی

''اگر تُم میرے حکموں کو مانو اور اُن پر عمل کرو۔ تو میں تمہارے لئے بروقت مینہ (بیداری) برساؤں گا اور زمین سے اناج پیدا ہوگا۔ اور تم اپنے دُشمنوں کا پیچھا کرو گے اور تمہارے آگے تلوار سے مارے جائیں گے۔ اور تمہارے پانچ آدمی سو کو رگیدیں گے اور تمہارے سو آدمی دس ہزار کو کھدیڑیں گے''۔ (احبار 3:26-8)۔

کہاں ہے وہ کلیسیاء جو ''علم دار لشکر کی مانند مُہیب ہے'' (غزل الغزلات) کہاں ہیں خُدا کے وہ لوگ جن کی دعائیں جان ناکس کی دُعاؤں کی طرح بُرائی کے حاکموں کے لئے دہشت کا پیغام بن گئی ہوں؟ کہاں ہے انجیل کا قدرت بھرا پیغام جس کو سُن کر خدا کے دشمن کہہ اٹھیں، ''یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے جہان کو باغی کر دیا ہے وہ یہاں بھی آ گئے ہیں۔''

خدا کے طلبگار ہونے کے لئے سچی توبہ

Genuine Repentance And A Return to God

لڑکپن ہی سے بیداری حاصل کرنا میرے لئے پیغامِ حیات تھا اور اس بیداری کو حاصل کرنے کے لئے خُدا کی آواز واضح طور پر ہمیں یہ کہتی ہے کہ ''توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے!'' یعنی وقت انتہائی نزدیک آ پہنچا ہے، الٰہی حکم ہے کہ جلدی کرو کیونکہ نشانات بہت واضح اور ہوش اُڑا دینے والے ہیں کیونکہ اِس نسل کو اچھے مستقبل کی اُمید دینے کا واحد حل صرف خُدا کے لوگوں کے توبہ کرنے پر منحصر ہے۔ آج اِن حالات کی تیزی و تندی کی تین خصوصیات نظر آتی ہیں:

۱۔ خُدا کے لوگوں کا شدید گناہ میں زِندگی بسر کرنا اور اِس مسئلے کی شِدت کو بالکل محسوس نہ کرتے ہوئے خُوفِ خدا چھوڑ دینا۔ ایسی صورتحال میں تاریخ بہت بھیانک واقعات بیان کرتی ہے۔

۲۔ پھر خدا کے کلام کو نظر انداز کرنے کی عادت میں اضافہ اور نتیجتاً انسانوں کی لکھی ہوئی کِتابوں پر زیادہ انحصار کرنا۔ یعنی خُدا کے لوگ اِنسانی حکمت کی طرف خدا کے الہام کے بجائے زیادہ رجوع ہو رہے ہیں جو انتہائی مہلک ہے۔

۳۔ بلند پایہ رُوحانی قیادت کا فُقدان ہے۔ ہم روحانی ''پیامبر'' ہونے کی بجائے رُوحانی ''سیاستدان'' بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں خُدا اور اِنسانوں کے سامنے انتہائی اعلیٰ روحانی کردار کے لوگوں کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ جب قائدین خُدا سے دُور ہوتے ہیں تو لوگ بھی ان کی پیروی میں خُدا سے دُور ہوتے ہیں اُن کے کان خُدا کی آواز سننے میں بھاری ہو گئے اور اُن کے دِل خُدا کی بات ماننے میں سخت ہو گئے ہیں۔

''تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سُنیں اور دِل سے سمجھیں اور رُجوع لائیں اور میں اُن کو شفا بخشوں۔'' (متی 15:13)۔ یسوع نے یہ حوالہ یسعیاہ 10:6 سے بیان فرمایا تھا)۔

اب میری دُعا یہ ہوتی ہے اے خُداوند ہمارے دِنوں میں ایسے بے شمار افراد اُٹھا کھڑے کر جو یسُوع کے شاگردوں جیسے ہوں جن سے اُس نے کہا تھا، ''لیکن مُبارک ہیں تُمہاری آنکھیں اِس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں۔ اِس لئے بادشاہی کا کلام (سنو)'' (متی 13:16,18-19)

آج ہمیں زبردستی سِکھایا جا رہا ہے کہ کسی کی بات سے دوسرے پر گناہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ کسی کو برا نہ لگے۔ ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق زندگی گُزارنے کے لئے آزاد ہے یعنی جس کی نظر میں جو اچھا ہے وہ وہی کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کی وجہ سے ایک خطرناک

قسم کا رُوحانی غرور پیدا ہورہا ہے جس کے نتائج انتہائی بھیانک ہونگے!

ہماری روحانی زندگی کا انحصار خدا کے کلام یعنی اس کے دِل کی مرضی کی صحیح منادی کرنے اور تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ کیونکہ رُوح القُدس ایسی منادی کو موثر بنا کر لوگوں کے دلوں اور زندگیوں میں کام کرے گا۔ جس کے نتیجے میں لوگ حقیقی توبہ کریں گے اور خُدا کی طرف اپنے تائب دل کے ساتھ رُجوع ہونگے اور اِنفرادی اور اجتماعی تبدیلی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ یوں راستبازی کی ایک ایسی ''شاہراہ'' (یسعیاہ 8:35) بنے گی جو خُدا اپنے لوگوں کے وسیلے دنیا تک پہنچنے کے لئے استعمال کرے گا۔ اور آخر کار ایک بار پھر خُدا کے لوگ ''صِیّون میں گاتے ہوئے آئیں گے اور اَبدی سرُور اُن کے سروں پر ہوگا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے اور غم واندوہ کافُور ہوجائیں گے'' (یسعیاہ 10:35)۔

ہمارے دِلوں کی پکار بھی داؤد کی مانند آج یہی ہوتی ہے: ''اے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اپنی رحمت کی کثرت کے مطابق میری خطائیں مٹا دے۔ میری بدی کو مجھ سے دھو ڈال اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر۔ میں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا جو تیری نظر میں برا ہے۔ دیکھ تو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے اور باطن ہی میں مجھے دانائی سکھائے گا۔ مجھے صاف کر! مجھے دھو! مجھے خوشی اور خرمی کی خبر سنا! میرے گناہوں کی طرف سے اپنا منہ پھیر لے اور میری سب بدکاری مِٹا ڈال۔ اَے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں ازسرنو مستقیم روح ڈال اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عنایت کر اور مُستعد رُوح سے مُجھے سنبھال۔ تب میں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا اور گنہگار تیری طرف رجوع کریں گے۔ شکستہ رُوح خُدا کی قُربانی ہے۔ اَے خُدا تو شِکستہ اور خستہ دل کو حقیر نہ جانے گا۔ اے خُداوند اپنے لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آ اور انہیں ایک بار پھر سے، شاہی کاہنوں کا فرقہ اور مقدس قوم اور اپنی خاص ملکیت بنالے۔'' (پڑھیے زبور 51 : 1 اور ا۔ پطرس 2:9-10)۔

اے خُدا! اپنے لوگوں کو ایک بار پھر سے توبہ کی طرف مائل کر! آمین

آج ہمیں زبردستی سِکھایا جارہا ہے کہ کسی کی بات سے دوسرے پر گناہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ کسی کو برا نہ لگے۔ ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق زندگی گُزارنے کے لئے آزاد ہے یعنی جس کی نظر میں جو اچھا ہے وہ وہی کرنے کی کوشش کررہا ہے جس کی وجہ سے ایک خطرناک قسم کا رُوحانی غرور پیدا ہورہا ہے جس کے نتائج انتہائی بھیانک ہونگے!

حقیقی توبہ کے سات نشانات

Seven Marks of True Repentance

پُوری بائبل مُقدس میں توبہ کے لئے سب سے پُرزور حوالہ 2۔کرنتھیوں باب نمبر 7 ہے۔ پولس نے کرنتھیوں کو جب یہ دوسرا خط لکھا تو ساتھ ہی پہلے خط کا حوالہ بھی دیا اور ہم سب جانتے ہیں کہ پہلا خط جو اس نے کرنتھیوں کو لکھا وہ کتنا تنبیہی انداز میں لکھا ہوا سخت کلمات سے بھرپور خط تھا۔اُس نے واضح انداز میں ان کی ناانصافی پر، حکمت اور تعلیم کے غرور پر، خُداوند کی میز میں دُرست طور شریک نہ ہونے پر، رُوح کی نعمتوں کی پہچان اور غلط استعمال پر، اور حرامکاری کرنے پر خُوب سرزنش کی ہے۔

جب اُس نے خط بھیج لیا ہوگا تو پولس کے ذہن میں یہ سوال گردش نہیں کر رہا ہوگا کہ آیا وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں کہ نہیں بلکہ جس بات نے اسے فکرمند کر رکھا ہوگا وہ یہ ہوگی کہ آیا وہ لوگ خط پڑھ کر توبہ کریں گے یا نہیں؟ یہی بات آج ہمیں بھی فکرمند کر رہی ہے۔ بات صرف یہ بھی نہیں کہ ہم نے مکمل طور پر توبہ کر رکھی ہے بلکہ یہ ہے کہ ہمارے توبہ کرنے سے اور کتنے لوگ اس سچائی کو قبول کرلیں گے اور ہم اپنے اپنے ملک میں توبہ کی ایک بڑی لہر کی بڑی وجہ بنے ہوئے ہیں یا نہیں۔

جب آپ 2۔کرنتھیوں 7 باب پڑھتے ہیں تو وہاں پولُس کئی خاص مسائل پر بات کرتا نظر آتا ہے۔ ذرا غور کیجیے 2۔کرنتھیوں 7/8-9 پر ''گو میں نے تم کو اپنے خط سے غمگین کیا مگر اس سے پچھتاتا نہیں اگرچہ پہلے پچھتاتا تھا چنانچہ دیکھتا ہوں کہ اس خط سے تم کو غم ہوا۔ گو تھوڑے عرصے تک رہا۔اب میں اِس لئے خوش نہیں ہوں کہ تم کو غم ہوا بلکہ اِس لئے کہ تمہارے غم کا انجام توبہ ہوا کیونکہ تمہارا غم خدا پرستی کا تھا تاکہ تم کو ہماری طرف سے کسی طرح کا نقصان نہ ہو'' اِسی طرح ایک پیغام سنانے والا لوگوں کو کلام سنا کر اُن کے دُکھی ہونے پر خوش نہیں ہوتا بلکہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ اب تھوڑی دیر کے غم کے بعد لوگ تائب ہونگے اور اِس تکلیف سے رہائی پائیں گے کیونکہ اُن پر فضل بڑھ رہا ہے۔ پولس نے 10 ویں آیت میں اِسی بات کو بیان کیا کہ خُدا پرستی کا غم توبہ پیدا کرتا ہے مگر دُنیا پرستی کا غم موت کا سبب ہے۔ میں اِس بات پر بڑے وثوق سے قائل ہوں کہ ہماری کلیسیاؤں میں ایسے لوگ بھرے پڑے ہیں جو دُنیا پرستی میں مبتلا ہیں جو موت کی طرف لے کر جاتی ہے۔ وہ توبہ کے متعلق جانتے ہیں مگر توبہ کرتے نہیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ جب ہماری زندگی میں ایسی توبہ موجود ہو جس کو خود توبہ کی ضرورت ہو کیونکہ اس توبہ کے باعث زندگی میں گناہ ہی بھرے ہوں تو پھر واقعی سچی توبہ کی اشد ضرورت ہے۔ بہت سے ایماندار مسیحی بھی شاید ایسے مقام پر کھڑے ہیں۔

2۔کرنتھیوں 11:7 سے توبہ کے نشان

''پس دیکھو اسی بات نے کہ تم خُدا پرستی کے طور پر غمگین ہوے تم میں کس قدر سرگرمی اور عُذر اور خفگی اور خوف اور اشتیاق اور جوش اور انتقام پیدا کیا! تم نے ہر طرح سے ثابت کر دکھایا کہ تم اِس امر میں بری ہو۔''

اگر کوئی مرد یا عورت واقعی تائب ہو تو اُس کو اپنی توبہ کی سچائی اور صحت جاننے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔مگر جب کوئی توبہ کو فرضی کہانی سمجھ رہا ہو اور اپنی اِسی حالت کو سچ مان رہا ہو تو اِس آیت پر پہنچتے ہی اُسے توبہ کے حقیقی نشان نظر آ جائیں گے کیونکہ کچھ لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے یا کچھ میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ مثلاً اگر سات باتوں میں سے پانچ باتیں درست ہوں تو اُس کو ہی درست سمجھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔مگر میں کوئی ایسا عذر یہاں ہرگز پیدا نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ہمیں تمام چیزوں کو دُرَست رکھنا ہوگا۔کیونکہ توبہ کے لئے سات میں سے پانچ والا معاملہ دُرَست نہیں۔ اِس لئے اپنے آپ کو پرکھنے کی سخت ضرورت ہے تا کہ تمام سات کی سات باتیں درست ہوسکیں۔ اسی طرح جب آپ دُوسروں میں بھی خدمت سرانجام دے رہے ہوں تو ان کو بھی تمام معاملات درست کرنے پر کہیں نہ کہ اِن سات باتوں میں سے کسی کم جگہ پر آپ مطمئن ہو جائیں۔کیونکہ آپ دیکھیے، دنیا کی تباہ کُن حالت کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم مکمل کے بجائے تھوڑے پر بھی مطمئن ہو جاتے ہیں اور ہر کام کو جلدی بلکہ جلد بازی سے نمٹانا چاہتے ہیں یعنی فی الفور لوگ قائل ہو جائیں اور تبدیل ہو جائیں۔کیونکہ ہم یقین نہیں رکھتے کہ ایک ہل چلائے گا ایک بیج بوئے گا۔ ایک پانی دے گا اور پھر کٹائی کا وقت آئے گا۔ہم تو بیج بوتے ہی فصل کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔اِس لئے وقت آن پہنچا ہے کہ ہم خُدا کو خُدا کے طریقے سے کام کرنے دیں اور جب کٹائی کا وقت آئے تو پھر جڑی بوٹیاں ہی کاٹنی نہ پڑیں بلکہ خُدا کے لئے اچھے بیج کی اچھی فصل موجود ہو۔آیئے دیکھتے ہیں کہ خُدا پرستی کے غم کے باعث حقیقی توبہ کیسے پیدا ہوتی ہے۔

پہلا نشان: سرگرمی

خُدا پرستی کا غم بڑی عظیم فکرمندی، سرگرمی اور دردمندی پیدا کرتا ہے۔اس لئے توبہ کرنے میں آپ کتنے سرگرم ہیں؟ کیونکہ کچھ لوگوں نے یہ سوچ رکھا ہوتا ہے کہ چند غلطیاں جو انہوں نے کبھی کی تھیں وہ اُنہیں یاد آئیں اور اُنہوں نے اُن کی معافی مانگ لی تو توبہ مکمل ہوگئی۔یہ توبہ کے لئے سرگرمی ہرگز نہیں اس لئے جب آپ لوگوں کو توبہ کی دعوت دیتے ہیں تو آپ خود بھی محتاط رہیے کہ آپ توبہ کے لئے کتنے سرگرم ہیں تا کہ دوسروں کو بھی زیادہ سرگرمی سے توبہ کے لئے بتا سکیں۔

کیا آپ کو برتھا اسمتھ سے کبھی ملنے کا موقع ملا؟ چلئے پہلے آپ کو بتاتا ہوں کہ برتھا اسمتھ کون ہیں؟ وہ ایسی خاتون

ہیں جو چین میں عظیم بیداری کا موجب بنی اور جب انہیں چین سے زبردستی نکال دیا گیا تو انہوں نے ایک پڑوسی ملک میں خدمت کرنا شروع کر دی۔ مگر اُن کے مشن بورڈ نے اُنہیں زبردستی ریٹائر کر دیا لیکن خُدا نے اُنہیں زبردستی ریٹائر نہیں کیا تھا اِس لئے اُنہوں نے خُدا کی خدمت کو بڑی سنجیدگی سے سرانجام دینا شروع کر دیا اور دُنیا کے مختلف ممالک میں سفر کرنا شروع کر دیا اور چین میں عظیم بیداری کی کہانی سب کو سنانا شروع کر دی لیکن اِس سے بڑھ کر ایک کام انہوں نے یہ کیا کہ پاسبانوں کو تنبیہ کرنا شروع کر دیا اور اُن کے مُنہ پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ''میں چاہتی ہوں کہ آپ توبہ کے لئے فکرمند ہوں اور سرگرم ہو جائیں اور یہ کام سنجیدگی سے کرنا شروع کر دیں۔ ایک بڑا سا رجسٹر لیں اور تین چار قلم لے لیں اور اپنی دعائیہ کوٹھڑی میں جا کر بیٹھ جائیں اور خُدا کے سامنے سجدے میں گر جائیں اور اُس سے درخواست کریں کہ اے خُدا مجھ پر میرے گناہ ظاہر کر اور اُس وقت تک اس جگہ سے نہ ہٹیں جب تک خُدا آپ پر ساری بات ظاہر نہ کر دے۔''

کئی افراد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے برتھا اسمتھ کی تمام بات مانی، کیونکہ یہ بات انہیں خُداوند کی طرف سے کی گئی محسوس ہوئی۔ البتہ انہوں نے پہلے سوچا کہ شاید زیادہ قلم صرف مذاق کی حد تک ہے اس لئے انہوں نے صرف ایک کاغذ اور ایک قلم لے لیا اور خدا سے درخواست کرنا شروع کی کہ میرے گناہ مُجھ پر ظاہر فرما'' اور پھر جب وہ لکھنے بیٹھے تو رجسٹر کے بعد رجسٹر اور قلم کے قلم استعمال ہوتے چلے گئے اور ان کی گناہوں کی فہرست بھی بڑھتی چلی گئی جو خدا نے ان پر ظاہر کیے تھے۔

آپ اپنی فہرست کے بارے میں سوچئے کہ آپ اپنی توبہ کے بارے میں کتنے فکرمند ہیں؟ آپ نے خدا کے ساتھ کتنا وقت صرف کیا؟ جلد بازی مت کیجیے گا آپ خدا کے ساتھ گھنٹوں بیٹھ کر کے خاموشی کے ساتھ وقت گزاریئے اور خُدا نے جو کام آپ میں شروع کیا ہے وہ آپ میں سرگرمی سے توبہ کرنے اور جذبے سے توبہ کے متعلق دوسروں کو بتانے کے قابل کر سکے گا۔

دوسرا نشان: ہر بات میں بری ہونے کی کوشش کرو۔

یہ خُدا پرستی کا غم کیسا عمدہ اور زبردست ہے کہ ہم میں ہر طرح سے بری ہونے کا جذبہ پیدا کر دے گا۔ کیونکہ کچھ لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ اگر چہ توبہ کر بھی لیں تو کوئی ہم پر گناہ کا الزام لگا سکتا ہے یعنی شیطان بھی ہم پر گناہ گار ہونے کا الزام لگا سکتا ہے اس لئے کہیں ہم الجھن کا شکار نہ ہوں۔

جب کوئی توبہ کر لیتا ہے اور پورے دل سے تمام معاملات میں خدا سے معافی مانگ لیتا ہے تو وہ ہر بات میں بری ہو جاتا ہے۔ اس پر کوئی بھی الزام نہیں لگا سکتا نہ کوئی انسان، نہ شیطان اور نہ خدا بھی، کیونکہ توبہ کا مطلب ہی یہی ہے کہ گناہ سے اور تمام الزامات سے توبہ کر لینا اور معافی مانگ کر بری ہو جانا۔ کیونکہ ہر ایک گناہ خداوند

یسوع کی مصلوبیت کے وقت اس پر موجود تھا اور اس نے ان سب گناہوں اور الزامات کو صلیب پر لٹکا کر ان کا برملا تماشہ بنایا ہے اور اِس نے ہر گناہ کی سزا اپنے اوپر لے لی ہے۔ اِس لئے مکمل معافی ملتی ہے۔ ان پر سزا کا کوئی حکم نہیں رہا اور وہ ہر الزام سے بری ہیں۔

ہماری کلیسیاؤں میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اس طرح الزام سے بری نہیں بہت سے پاسبان اس بات سے آگاہ ہیں کہ بہت سے ڈیکن، مشنری سوسائٹی کے کئی مرد و خواتین اور نوجوان ایسے ہیں ''جو گناہ سے آزاد یا بری نہیں ہوئے'' پھر بھی ایسے لوگوں کا سامنا کر کے ان کو گناہ کے متعلق آگاہ کرنے کے بجائے وہ خاموش رہتے ہیں یعنی درگزر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ضرورت اِس بات کی ہے کہ لوگوں کو للکارا جائے کہ وہ توبہ کریں اور اپنے ہر گناہ سے بری ہونے کے لئے سرگرمی کریں!

تیسرا نشان: گناہ سے نفرت / خفگی

جب کوئی حقیقی توبہ کر لیتا ہے تو اُس میں گناہ سے شدید نفرت پیدا ہو جاتی ہے آپ ایسے لوگوں کو الگ لے جا کر بات کریں اور کہیں کہ ''مجھے علم ہے کہ آپ نے یہ گناہ کیا ہے۔'' تو وہ سخت برہم ہو جائیں گے۔ پولس نے کچھ ایسی ہی بات کہی کہ لوگ گناہ ظاہر ہونے پر غصہ نہیں ہوتے بلکہ ایسے لوگ گناہ سے نفرت کرتے اور اس پر غصہ ہو جاتے ہیں کہ گناہ میں نہ گر جائیں اور اگر کہیں ان سے کوئی گناہ ہو بھی جائے تو وہ اُس پر نفرت کا اظہار کرتے اور غصے میں اِس سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ وہ اس گناہ کو فوراً خدا کے حضور رکھ کر اقرار کرتے اور اُس سے چھٹکارا پاتے ہیں۔ وہ اُس کو مزید موقع اور اجازت نہیں دیتے، وہ اس سے نفرت کرتے ہیں وہ اُس سے چھٹکارا پاتے ہیں کیونکہ اُن میں اُسکے خلاف نفرت موجود ہوتی ہے۔

کیا آپ کے اندر بھی گناہ سے ایسی ہی نفرت موجود ہے جب آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے؟ مجھے اِس بات کا خطرہ ہے کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو گناہ سے اتنی نفرت نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ کام نہیں کرنا چاہیے لیکن یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔ کیا واقع یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں؟ ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں جب کہ حقیقی توبہ کا ایک اہم نشان یہ ہے کہ گناہ سے نفرت دل میں ہمیشہ رہے۔

چوتھا نشان: خوف

خوف حقیقی توبہ کا ایک اہم نشان ہے مگر یہ کیا خوف ہے جو خُدا پرستی کے غم سے پیدا ہوتا ہے؟ کیا یہ جہنم میں جانے کا خوف ہے؟ ویسے مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگوں کو جہنم کے خوف سے بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگ اس کے خوف سے بھی توبہ کر لیتے ہیں۔ لیکن یہاں جس خوف کا ذکر کیا گیا ہے وہ جہنم کا خوف نہیں بلکہ یہ ایسا خوف ہے جو خُدا ہمارے دل میں گناہ سے بچے رہنے کے لئے پیدا کرتا ہے اور خدا سے محبت کرتے رہنے کا محبت بھرا خوف

ہے اور یہ ایسا خوف ہے کہ کہیں کوئی گناہ نہ ہو جو میری زندگی کی گواہی کو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنادے۔ کیا آپ بھی ایسی خُدا خوفی کی زندگی بسر کررہے ہیں کہ کہیں گناہ آپ کی زندگی کی گواہی تباہ نہ کردے؟ موسیٰ نے اپنی تمام زندگی خُدا کے خوف میں بسر کی لیکن جب زندگی کے آخری حصہ میں پہنچا تو خُدا کو جلال دینے کے بجائے اپنے غصے کو جلال دیا اس وجہ سے اسے اپنی زندگی کا کام انجام تک پہنچانے کے بجائے پہاڑ پر مرنا پڑا۔ مجھے اور آپ کو سوچنا چاہیے کہ ہمیں مرنے سے ڈر نہیں لگتا مگر ایک بات پر مرنے سے ڈر لگتا بھی ہے کیونکہ ابھی ہم نے خُدا کا دیا ہوا سارا کام مکمل نہیں کیا۔ اِس لئے یہ جہنم کا خوف نہیں ہے بلکہ اپنے نجات دہندہ کو شرمندہ کر بیٹھنے کا خوف ہے۔ یہ اپنے بادشاہ کو مایوس کرنے کا خوف ہے۔ کیا آپ کے اندر بھی یہ پاکیزہ خوف موجود ہے؟

پانچواں نشان: اشتیاق

پولس نے پانچواں نکتہ ایک شدید اور مسلسل اشتیاق کے متعلق بتایا ہے۔ کہ آہ میں کیسے مزید پاک بنوں؟ جب میں بچہ تھا تو چرچ میں پلپٹ کے اوپر ایک محراب بنی تھی جس پر یہ الفاظ کنندہ تھے ''یسوع مسیح کل، آج بلکہ اب تک یکساں ہے،'' اور یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے اور مجھ پر پاکیزگی کی خوبصورتی کو ظاہر کر دیا کہ اس خوبصورتی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی بڑی خوبصورتی نہیں تب میں نے کہا کہ اے خُدا میں پاک خُدا کا پاک بندہ بنوں گا!'' اور پھر وقت گزرتا گیا اور سال بہ سال مجھ پر پاکیزگی کی خوبصورتی مزید ظاہر ہوتی گئی اور مجھ میں آسمانی باپ کی مانند پاک بننے کی خواہش اور کوشش کا بھی مزید اشتیاق پیدا ہوتا گیا۔

برسوں پہلے ایک مبشر یہ گیت ہر جگہ سناتا پھرتا تھا:

''یسُوع کی صورت مُجھ میں دِکھے، یسُوع کی چاہت مجھ میں دِکھے اَے اِلٰہی رُوح میری فطرت بدل، اے اِلٰہی ذات مُجھے کردے پاک تاکہ یسوؤع کی صورت مجھ میں دِکھے، یسوع کی چاہت مجھ میں دِکھے۔ کیا ایسی ہی خواہش، تڑپ اور اشتیاق آپ کے اندر بھی موجود ہے تاکہ آپ بھی آسمانی باپ کی مانند پاک بنیں؟

چھٹا نشان: جوش/غیرتِ ایمان

ہم ایسے دور میں زندہ ہیں جس میں جوش ایمانی کو گناہ تصور کیا جاتا ہے اگر کوئی شخص ایمان کے جوش سے بھرا ہو اور کسی میانہ روی رکھنے والی کلیسیاء میں آجائے تو پوری جماعت شاید یہ سوچ لیتی ہے کہ ''فکر نہ کرو ہم اِس کو اپنے معیار تک نیچے لے آئیں گے،'' اور پھر دو ہفتوں کے اندر ہی وہ اس نئے ایماندار کو اپنی بوسیدہ حالت تک لے آتے ہیں۔

میں حیران ہوتا ہوں کچھ پاسبانوں اور پیامبروں پر جو کسی معاملے میں بھی جوشِ ایمانی کا اظہار نہیں کرتے وہ کیوں ایسے ہوتے ہیں؟

اس ایمان بھرے جوش کی اشد ضرورت ہے، اور کب تک یہ جوش ہونا چاہیے؟ بے شک ہم زیادہ عرصہ اس دنیا میں نہیں رہتے مگر جب ہم بستر مرگ پر بھی ہوں تب بھی یہ جوش ہم میں واضح نظر آنا چاہیے کہ ہم خُداوند کی مانند نظر آئیں اور سچائی کو جھوٹ سے الگ کریں اور راستبازی اور خُدا پرستی کا جوش ہم میں بدرجہ اتم موجود ہو۔ کیونکہ ہماری توبہ اس بات پر انحصار کرتی ہے کہ ہم خُداوند کی مُحبت اور خدمت کے جوش سے ہر وقت معمُور رہیں اور اپنی زندگیوں میں خُداوند کو اولین درجہ دینے کے جوش سے بھرے رہیں۔ کیا ہماری زندگی اور ہماری کلیسیاء اس قسم کے جوش کا اظہار کرتی ہے؟

ساتواں نشان: انتقام

جب کوئی حقیقی توبہ کرتا ہے تو اس میں برائی کے برخلاف نیکی اور راستی کرنے کا انتقام پیدا ہو جاتا ہے۔ برائی سے انتقام نیکی کر کے لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً آپ اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں اور خدا کے حضور کہتے ہیں کہ خداوند وہ کون سا غلط کام میری زندگی میں موجود رہ گیا ہے جس کو درست کر کے میں اس سے انتقام لے سکتا ہوں؟ پوری دنیا میں بہت سے ایسے کاروباری افراد موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ ''مجھے مسیح کے متعلق مت بتاؤ، میں مسیح پر ایمان نہیں رکھتا، میں آپ کے کلیسیائی ممبران پر یقین نہیں رکھتا، میں پاسبان پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔'' ایسے لوگوں کی اِن باتوں کی وجہ آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ اسکی ایک ہی وجہ ہے کہ مسیحی ایمانداروں نے بدی کے برخلاف نیکی نہیں کی۔ انہوں نے گزشتہ برائی کو نیکی کر کے دُرست کرنے اور برائی سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا گناہ رہ تو نہیں گیا جس سے اِنتقام لینے کی ضرورت ہو؟

یہ بات یاد رکھیئے کہ خُدا اِس بیداری سے خوش ہونا تو درکنار اُس پر مسکرانا بھی پسند نہیں کرتا جس میں ہم توبہ کی طرف سے لاپرواہی برت رہے ہوں۔ اور اگر ہم حقیقی توبہ کر بھی لیں تو بھی بیداری ایک ہی دن میں نہیں آ جائے گی۔ باہر تو پوری کلیسیاء ایسی موجود ہے جس کو توبہ کی اشد ضرورت ہے اور خُدا کے ساتھ صلح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں صِرف اپنے دلوں کو توبہ کے موافق پھل لانے پر ہی نہیں لگانا بلکہ اُس فضل کو جو ہم پر بافراط ہوا ہے اُس کے تحت پوری کلیسیاء کو کلامِ خُدا کے مطابق توبہ کی شدید ضرورت کا احساس دلانا ہے۔ تاکہ وہ بھی توبہ کو مرکزی اور بنیادی نکتہ مانتے ہوئے خُدا کے ساتھ وفادار ہو اور توبہ کے موافق پھل لائے۔

ہوسکتا ہے آپ کسی بات کے لئے ابھی توبہ کرنا چاہ رہے ہوں۔۔۔ ضرور کیجیے لیکن میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں مُسلسل توبہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ کلیسیاء میں بیداری آئے اور وہ مسلسل توبہ کرتی رہے تاکہ ملک میں بیداری آ سکے۔ آیئے یہ دعا خدا کے حضور

کریں ''اے خُدا، تیری بے حد شکر گزاری کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ تو ہم پر بے حد مہربان اور رحیم ہے۔ ہمارے مدد کر کہ ہم بھی تیرے لئے ویسے ہی سنجیدگی سے سوچیں اور عمل کریں جیسے تو ہمارے لئے سنجیدہ ہے، اور ہم توبہ کے لئے ویسے ہی تیار ہوں جیسے مسیح مرنے کے لئے تیار تھا اور عین وقت پر وہ موا بھی اور ہم ویسے توبہ کرنے والے ہوں جیسے تُو نے ہمارے خُداوند یسوع کو عین وقت پر مردوں میں سے زِندہ بھی کر دیا۔ ہم میں کوئی بھی توبہ کے بغیر نہ رہے جلال کے بادشاہ یسوع کے نام میں۔ آمین

جب کوئی حقیقی توبہ کرتا ہے تو اس میں برائی کے برخلاف نیکی اور راستی کرنے کا انتقام پیدا ہو جاتا ہے۔ برائی سے انتقام نیکی کر کے لیا جاسکتا ہے۔ مثلاً آپ اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں اور خدا کے حضور کہتے ہیں کہ خداوند وہ کون سا غلط کام میری زندگی میں موجود رہ گیا ہے جس کو درست کر کے میں اس سے انتقام لے سکتا ہوں؟ پوری دنیا میں بہت سے ایسے کاروباری افراد موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ ''مجھے مسیح کے متعلق مت بتاؤ، میں مسیح پر ایمان نہیں رکھتا، میں آپ کے کلیسیائی ممبران پر یقین نہیں رکھتا، میں پاسبان پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔'' ایسے لوگوں کی اِن باتوں کی وجہ آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ اسکی ایک ہی وجہ ہے کہ مسیحی ایمانداروں نے بدی کے برخلاف نیکی نہیں کی۔ انہوں نے گزشتہ برائی کو نیکی کر کے دُرست کرنے اور برائی سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا گناہ رہ تو نہیں گیا جس سے اِنتقام لینے کی ضرورت ہو؟

کیا آپ خداوند کی آمد کے لئے تیار ہیں؟

Are You Ready For the Coming of the Lord

یسوع نے فرمایا، ''تیار رہو'' اس لئے تم بھی تیار رہو کہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا اِبنِ آدم آجائے گا'' (متی 44:24)

کیا میں تیار ہوں؟

خداوند کی آمد کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی ضرورت ہے کچھ یہ کہتے ہیں کہ ''میں ابھی تو تیار نہیں مگر امید ہے کہ بہت جلد تیار ہو جاؤں گا۔'' اے مسیحیو! آپ کے پاس محفوظ مقام صرف ہر وقت تیار رہنے میں ہی ہے، یسوع کلیسیاء کا سر ہے (افسیوں 23:5) وہ ہمارا مالک اور خداوند ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے کیا فرمایا۔ اس لئے آپ کے اور خدا کے درمیان اگر ذرا سی بھی کوئی رکاوٹ ہے تو اُس کو دُور کیجئے اور دُعا کرتے ہُوئے اُس کے حضور حاضر ہوں جب تک کہ وہ بحال نہ کر دے۔

سزا کا حکم نہیں

اگر آپ کا دل آپ پر کسی معاملے میں الزام لگاتا ہے (ا۔ یوحنا 3:19-19)، تو خود کو آرام نہ لینے دیں بلکہ دُعا اور روزے میں ٹھہر جایئے جب تک کہ آپ خُداوند کی آمد کے لئے تیار نہ ہو جائیں! پھر ہر وقت تیار ہی رہیں، یسُوع نے خاص طور پر فرمایا ''تیار رہو''۔ اِس کی خاص اہمیت

ہے کہ ہم مسلسل ایک فتح منداور غالب آنے والی زندگی بسر کرسکیں تا کہ جب وہ آئے تو ہمیں اُس کے حضور کھڑے ہونے میں کوئی مشکل نہ ہو۔ (گلتیوں 16:5؛ ا۔ یوحنا 3-2:3، رومیوں 1:8)۔ ہمیں تیاری میں جُتے رہنا ہے اور خُدا کے کلام کی سچائی کی روشنی میں جانفشانی سے آگے بڑھتے رہنا ہے نشان تک پہنچنے کے لئے جانفشانی کرتے رہیں (فلپیوں 4:3) جب پولس کو اس طرح جانفشانی کی ضرورت تھی تو پھر ہمیں تو اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، چارلس فِنے کو خُدا نے رُوح القُدس سے خوب نوازا کہ جس شخص کو وہ گناہ کے متعلق بیان کرتا وہ فوراً توبہ کرتا لیکن جب کبھی فنے محسوس کرتا کہ ایسا کم ہو رہا ہے تو وہ فوراً خُدا کے حضور جھک جاتا اور جب تک سب بحال نہ ہو جاتا وہ دُعا سے نہ اُٹھتا۔ اس لئے پہلے ہمیں راستباز ہونا ہے تا کہ ہم دوسروں کو بھی راستباز ہونے کی تعلیم دے سکیں۔ کہیں ہم ریاکاری تو نہیں کر رہے۔ (پڑھیئے متی 5:7)۔

تیاری کیسے کریں

خُدا کے طلبگار ہونے کے لئے اپنی روح جان اور بدن سے خُدا کو پکارنا ہوگا۔ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ہم نے پورے دِل سے پکارا مگر خدا نہیں ملا لیکن یاد رکھیئے کہ کلام سچ کہتا ہے کہ جب پُورے دِل سے میرے طلبگار رہو گے تو میں تم کو مل جاؤں گا۔'' (یرمیاہ 13:29) خُدا فتح بخشتا ہے۔ (ا۔ کرنتھیوں 57:15) پہلے خُود پر غالب آیئے پھر دُوسروں کو اِسی بات کی تعلیم رُوح القُدس کی مرضی کے مطابق دیجئے۔ صِیّون میں نرسِنگا پھونکو، اور خُدا کے لوگوں کو جگاؤ تا کہ وہ تیار ہوں کیونکہ ''خُداوند کی آمد نزدیک ہے'' (یعقوب 9-7:5) اس کے ساتھ سب لوگ تیار ہوں گے اور جو تیار ہوگا وہ شادی کی ضِیافت میں چلا جائے گا (پڑھیئے متی 10:25)۔ تیار رہنے کے لئے اپنا خیال رکھیں اور توبہ کریں اور خُوب دعا کریں۔

فائدہ اٹھایئے ورنہ ہار جائیں گے

جب آپ کے دِل میں خُداوند کی طلب بہت بڑھ رہی ہو تب ہی خُداوند سے مدد کے لئے پکاریں اور اُس کے دِیدار کے طلبگار ہمیشہ شادمان اور مسرور رہتے ہیں کیونکہ ''افسوس ان پر جو صیون میں آرام طلب ہیں'' (عاموس 6 : 1) نیم گرم تھوک دیئے جائیں گے (مُکاشفہ 17-16:3)۔ اپنے آپ کو آرام نہ دو (یسعیاہ 7:64) یعقوب کی مانند (پیدائش 28-24:32)۔ دانی ایل کے مانند (دانی ایل 4-3:9)۔ اور جیسے یسُوع نے گتسمنی کے باغ میں کیا (لوقا 46-39:22)۔ اس لئے آپ ایسے گروہ کے پاس آگئے ہیں جو ہر وقت تیار تھے۔ اس لئے ہر وقت فتح میں زندگی بسر کریں۔

خداوند کا انتظار کیجیے

مارتھا کی مانند اپنی پسند کے کام مت کرتے رہیں۔ (لوقا10:38-46)۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اس کے منتظر رہیں تاکہ وہ اپنی قُوت ہمیں عطا کرے (یسعیاہ 40:29-31؛ زبور27:14)۔ جسمانی کاموں سے فائدہ نہیں (یوحنا6:63) کیونکہ ہم جس طرح سے خداوند کی خدمت کرتے ہیں وہ اکثر خُداوند کے کام میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے، اس لئے خداوند کا کام خُداوند کے طریقے سے کیجیے اور اس کے منتظر رہیں تو اُس کی حکمت آپ کے ساتھ ہوگی۔

سب کام۔۔۔۔۔مُحبت سے

''جو کچھ بھی کرو مُحبت سے کرو'' (ا۔کرنتھیوں16:14)۔ اگر ہم یہ جان لیں کہ ہم سب کا مُحبت سے نہیں کر رہے تو پھر ہمیں توبہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خُدا ہماری مدد کرے اور ہم مُحبت سے چلیں، محبت سے بولیں، مُحبت سے دعا کریں، مُحبت سے سوچیں اور مُحبت سے عمل کریں ہمیں خُداوند کے حُضور حلیم ہونے کی ضرورت ہے اور خدا سے ہمیشہ یہ مدد مانگنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس کے طلب گار ہوں تو وہ ہم پر ظاہر کرے گا اور ہم پر پہلے کرنتھیوں کے تیرھویں باب میں سے حقیقی اور اعلیٰ وارفع الٰہی محبت کو ظاہر کرے گا۔ کیونکہ خدا کی خدمت اور انجیل کی منادی میں کہیں ہماری ساری محنت لکڑی اور بھوسے کی مانند نہ ہو۔ اِس لئے خُدا سے مانگیں کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔

یاد رکھیے اور توبہ کیجیے

جب ہم حقیقی اِلٰہی مُحبت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں تو پھر ہمارے دلوں اور زندگیوں میں خُدا اس بات سے واپس وہی محبت بھرنا چاہتا ہے کہ ''یاد کر۔۔۔تُو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر۔۔۔'' (مُکاشفہ 2:5) اے خدا ہماری مدد کر، تاکہ ہم یاد کریں اور توبہ کریں۔ یاد کیجیے کہ آپ گناہگاروں کو بچانے کے لئے کس طرح روتے اور گڑگڑاتے تھے اور کس طرح دُعائیہ رُوح میں معمُور رہتے تھے، کس طرح دُوسرے ایمانداروں کے لئے دعا کرتے تھے۔ اُس وقت کو یاد کریں اور توبہ کرکے پھر ویسے ہی اس کے حضور گڑگڑانا شروع کیجیے۔ (2۔کرنتھیوں7:9-11)۔

کیونکہ خُدا مُحبت ہے اور جو مُحبت رکھتا ہے خُدا اس میں رہتا ہے وہ خُدا میں (ا۔یوحنا4:16)۔ اے پیارے آؤ ہم ایک دوسرے سے پیار کریں کیونکہ مُحبت خدا کی طرف سے ہے (4:7)۔

ایک دوسرے کو معاف کریں

حیران کُن لگتا ہے مگر بعض اوقات مسیحیوں کو ایکدُوسرے کو معاف کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ حقیقی طور پر مُعاف کرنے کی ضرورت ہے۔ ''ایک دُوسرے پر مہربان رہو، نرم دل رہو معاف کرو، جیسے خُدا نے مسیح میں تُمہارے قصُور مُعاف کیے'' (اِفسیوں 32:4)۔

یسوع نے فرمایا '' معاف کرو گے تو تم بھی مُعاف کیے جاؤ گے'' (پڑھیے لوقا 37:6)۔

میرے آنے تک خدمت کرتے رہو (لوقا 13:19)

خُداوند کی آمدِ ثانی تک کوئی سستی کوئی کاہلی نہیں چلے گی ''اس لیے نادان نہ بنو'' (اِفسیوں 17:5)۔ خداوند کی خدمت خوشی سے کرتے رہو جب تک وہ نہ آئے۔ اچھی چیزوں کی تلاش میں نہیں (پڑھیے لوقا 25:16)۔ بلکہ انجیل کی منادی میں لگے رہو۔ یعنی پہلے خدا کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کرو (متی 33:6)۔ اِس لئے مسیح کی خدمت اور اُس کے کام کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ مشغول رہیں کیونکہ ہماری زندگی کا مقصد اور مرکز یہی ہے۔ کیا یہ آپ کی زندگی کا مقصد بھی یہی ہے؟

======××××======

خُدا کیسا محسوس کرتا ہے جب ہم اُس کی تعلیمات کے خلاف چلتے ہیں؟ کیا وہ مُسکرا کر نظر انداز کر دیتا ہے کہ یہ لوگ نئے زمانے کے لوگ ہیں ان کے لئے قدیم سچائیوں پر عمل کرنا کافی مشکل ہے؟ یا کیا وہ ایسے لوگوں کے خلاف عدالت میں قہر و غضب نازل کرے گا؟ بائبل مُقدس واضح ثبوت فراہم کرتی ہے کہ خُدا ہمیشہ اُن لوگوں کے خلاف رہا جو اُس کی بتائی قدیم سچائیوں کے برخلاف چلتے ہیں۔ اِس لئے خُدا اپنی بگڑی ہوئی کلیسیاء کے حالات پر اظہار افسوس نہیں کرتا بلکہ وہ اُس کے خلاف ہے اور وہ اُن کو ہرگز برکت نہیں دے گا جو اُس کی مرضی، اُس کے طریقے اور کلام کے خلاف چلتے ہیں۔ یسعیاہ نے اسرائیل کی بے راہ روی کے خلاف بہت بلند بانگ بیان دیا اور کہا، ''لیکن وہ باغی ہُوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوحِ قُدس کو غمگین کیا۔ اِس لئے وہ اُن کا دشمن ہو گیا اور ان سے لڑا'' (یسعیاہ 10:23) اور ہم اکثر یہ سُنتے ہیں کلیسیائی راہنما کہتے ہیں کہ ''اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟'' لیکن کیا کبھی یہ بھی آپ نے سُنا ہے کہ ''اگر خُدا ہمارے مخالف ہو گیا تو پھر اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون ہماری طرف ہے؟''